



بلوچستان صوبائی اسمبلی

کروائی اجلاس

منعقدہ پچھاں شنبہ صورخ ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء عسوی بمحاذقہ احمد جب مرجب ۱۳۱

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ وقف سوالات	
۲	رخصت کی درخواستیں	
۳	(۱) تحریک اتحاد : (مجانب میر ظفر اللہ جمالی) (خلاف ضابطہ قرار دیدی گئی)	
۴	(۲) تحریک اتحاد : (مجانب نواب محمد اسلم ریس انی) (محکم نے نور انہیں دیا)	
۵	تحویل القوارد : (مجانب نواب محمد اسلم ریس انی اور میر ظفر اللہ خان جمالی) (محکم نے نور انہیں دیا)	
۶	مکملی کارروائی (قانون سازی) (۱) بلوچستان ذریعی صوبائی وزراء کے مشایرات، مراجعت اور استحقاقات کا در ترجمی مسودہ قانون مصروف ۱۹۹۰ء (مسودہ قانون نمبر ۱۹۹۰ء، منظور کیا گی) (۲) بلوچستان ایسیکریتیڈیشن ایسیکریتیڈ شاہراہات، مراجعتات اور اور استحقاقات کا در ترجمی) مسودہ قانون مصروف ۱۹۹۰ء، مسودہ قانون نمبر ۲ مصروف ۱۹۹۰ء (منظور کیا گی)	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ پچھاڑنے سے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۹۰ء ہمیسوی بھاطباق ۱۰ رجب المحرب ۱۴۱۱ھجری

نمبر	صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر
۱		تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
۲		وقفہ سوالات	
۳		رخصت کی درخواستیں	
۴		(۱) تحریک استحقاق: (سبحانہ میر ظفر اللہ جمالی) (خلاف ضابطہ قرار دیدی گئی)	
۵		(۲) تحریک استحقاق: (سبحانہ نواب محمد اسماعیل ریسیانی) (محکم نئے زور نہیں دیا)	
۶		ستھریک التواد: (سبحانہ نواب محمد اسماعیل ریسیانی اور میر ظفر اللہ جمالی) (عینکن نئے زور نہیں دیا)	
		ستھریک کارروائی (قانون سازی) (۱) بلوچستان وزیر اعلیٰ، صوبائی وزراء کے مشایرات، موجبات اور استحقاقات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصروف ۱۹۹۰ء (۱) مسودہ قانون غیرہ ۱۹۹۰ء ۱۹۹۰ء (منظور کیا گیا) (۲) بلوچستان اپسیکر و ڈپیٹ اپسیکر کے مشایرات، موجبات اور استحقاقات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصروف ۱۹۹۰ء (۲) مسودہ قانون غیرہ ۱۹۹۰ء (۲) مسودہ قانون غیرہ ۱۹۹۰ء (منظور کیا گیا)	

شمارہ چہارم

جداری

پنجتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

گیارہوال اجلس

بروز چھارشنبه مورخ ۱۹۹۰ فروردین ۱۴۱۰ھ

ذیصدارت

جناب محمد اکرم بتوحح۔ اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
تلاءوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبد المتن انور نژادہ۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَابْتَغِ فِيَّا تَكُونُ اللَّهُ الْمَلِكُ لِلْأُخْرَةِ وَلَا تَنْسِ نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ
إِلَيْكَ وَلَا تَغْرِيَنِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ه (صَدَقَ اللَّهُ لِلْعَظِيمِ)
(بَلْ ۝ ۝ الْعَصْرَ ۝ ۝)

ترجمہ۔ خدا نے تمہیں جتنا مال دے رکھا ہے۔ اسی میں عالم آنحضرت کی بھی جستجو کیا کرو اور دنیا سے
پناہ در آئیت ہیں لے جاتا فرماؤ شکر و ملک اور یہیں طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان
کیا ہے۔ تو تم بھی اُس کے ساتھ احسان کیا کرو اور دنیا میں فائدے کے خواہ ان ذہرو
بے شک اللہ تعالیٰ افساد کرنے والوں کو پسند نہیں تا۔

(وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

۱

جناب اسپیکر :۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد اب سوالات کا وقہ ہے۔
پہلا سوال ہے میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

* ۲۷۱ میر جان محمد خان جمالی۔

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ
سوں ہسپتال اوسٹہ محمد میں لیڈی ڈاکٹر کا تقرر ہو چکا ہے۔ اگر جواب
نئی میں ہے تو اس کی وجہ بتلائی جاتے۔

مسٹر سعید احمد لاشمی وزیر قانون دیاریمانی امور۔

سوں ہسپتال اوسٹہ محمد میں نگہت اقبال نامی لیڈی ڈاکٹر کو جون ۱۹۸۹ء
میں تعینات کر دیا گیا ہے مذکورہ لیڈی ڈاکٹر نے ۱۹ جون ۱۹۸۹ء سے اپنے
عمر کا چار نجح سنبھال لیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! ڈاکٹر مالک

صاحب کی جگہ ڈاکٹر سعید احمد ہاشمی صاحب جواب دے رہے ہیں۔ جبکہ ان کو خود علاج کی ضرورت ہے۔ بہر حال میرا فہمنی سوال یہ ہے کہ اپنی تعیناتی کے بعد سے میڈی ڈاکٹر غیر حاضر ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

وزیرِ تاؤن و پارلیمنٹی امور : جناب اسپیکر ! ہو سکتا ہے وہ چھٹی پر ہوں لیکن انہوں نے وہاں چار نج سنجال لیا ہے۔

میر جب ان محمد خان جمالی : جناب والا ! انیں جوں کو چار نج سنجالنے کے بعد سے وہ غیر حاضر ہے کہیں لا پتو نہیں ہو گئی۔

وزیرِ تاؤن و پارلیمنٹی امور : سمجھی وجوہات کی بناء پر کچھ ایسا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے بیمار ہو گئی ہو یا کوئی واقعہ ہوا ہو۔ بہر حال ان کی درخواست سے خوف ہر نہیں ہے۔ ہمیں اس کا حل نہیں۔

جناب اسپیکر : اگلہ سوال۔

* ۱۹۹- مشیرہ شام شاہوائی (نواب محمد اسماعیل خان رئیسانی نے دیا کیا)

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فسر مائیں گے کہ
ضلع کچی میں اس وقت کتنے ایسے ہسپتال ہیں۔ جن میں ان کی ضروریات کے
مطابق عملہ تمام ضروری آلات اور ادویات موجود ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور

ضلع کچی میں تین ہسپتال ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر ۱۔ سول ہسپتال ڈھاڑر

نمبر ۲۔ سول ہسپتال بھاگ

نمبر ۳۔ سول ہسپتال پھر

مندرجہ بالا ہسپتاں میں ان کی ضروریات کے مطابق عملہ تمام ضروری طبی آلات
اور ادویات موجود ہیں۔

نواب محمد اسماعیل رئیسانی. (ضمی سوال) جناب اسپیکر! وزیر فتاون

وزیر صحت کے جواب دے رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ہسپتاوں میں ایکسرے مشین بھی ضرور ہونگی۔ کیا لیبارٹری میں ضرورت کی ہر چیز ہے؟

وزیر صحت کے جواب جی۔ ہماری معدومات کے مطابق ان ہسپتاوں میں ایکسرے مشین اور لیبارٹری کا ضروری سامان موجود ہے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

۲۰۰۔ نواب محمد حام خان تنسیانی۔ نے دریافت کیا؟

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
ڈھاڈر شہر کا ہسپتال کتنے بستروں پر مشتمل ہے اور ہسپتال میں تعینات
ڈاکٹر اور لیبٹری ڈاکٹر کی تعداد کس قدر ہے۔ نیز ہسپتال میں علاج کی سالانہ تعداد
اور ہسپتال میں معین طبی عملہ کو میسر رہائشی اور دیگر سہولتوں کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیرتِ اون و پارلیمانی امور۔

ڈھاڈر شہر کا ہسپتال (۸) بسترتوں پر مشتمل ہے۔ جو کہ ایک ضلعی ہسپتال ہے اس ہسپتال میں (۳) چار ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ البتہ لیدڑی ڈاکٹر کی پوسٹ ابھی تک خالی ہے۔ ڈاکٹر حمیدہ بیگم کے سبی میں قتل کی وجہ سے یہ پوسٹ خالی ہو چکی تھی۔ حکومت اس آسامی پر لیدڑی ڈاکٹر کی پوسٹنگ کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ہسپتال میں علاج کی خاطر آنے والے مریضوں کی تعداد تقریباً (۳۹۱۲۲)

انچاس ہزار ایک سو بائیس تک سالانہ پہنچ جاتی ہے۔ اس ہسپتال میں معین طبی عملہ کے لئے درج ذیل رہائشی سہولتیں ہیں۔

۱۔ ڈاکٹرز کے بنگلے۔ ۳ عدد

۲۔ ایک بینکنگز برائیز برائے ڈاکٹر۔

پسرا میڈیکل اسٹاف کھلے ۹ کوارٹر ہیں جس میں مندرجہ ذیل اسٹاف رہائش پذیر ہیں۔

ڈی. ایس۔ دی ۱

ڈینسل میکنیشن ۱

ایل۔ ایک۔ دی ۲

دائی	۱
چمپور	۳
سوپر	۱
	۹

نواب محمد سلم خان ریسیانی : (ضمیں سوال) جناب اسپیکر!

کیا وزیر قانون یہ بتا سکیں گے کہ کتنے وجوہات کی بناد پر صوبے کے اکثر باہر کے ہمپستالوں میں لیڈی ڈاکٹرز نہیں جاتی ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے وہاں لیڈی ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ وہ محض طرح اس بھی کو پہتر کریں گے کیا وہ باہر سے لیڈی ڈاکٹرز لا تائیں گے۔ یا ہمارے اپنے گریجویشن کو تعینات کریں گے اور اس منصب کو کم کریں گے

وزیر فتوں و پارلیمانی امور : جناب اسپیکر! معزز رکن نے ایک

اہم مسئلہ کی طرف ہماری توجہ مبذول ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر سال صوبے کے اضلاع سے لیڈی ڈاکٹرز مختلف کالجز سے پڑھ کر آ رہی ہیں لیکن جب ملکہ صحت کی طرف سے ان کو گروں سے باہر تعیینات کیا جاتا ہے وہ جانش سے محتراتی ہیں۔ اس لئے

حکم صحبت کے زیر غور ہے کہ کوئی ایسی شرط عائد کی جائے اگر ہماری بچیاں
کسی مخصوص سیٹ لے کر ڈاکٹر بنتی ہیں وہ اسی فلیٹ میں جس سے اس کا تعلق ہے
چند سالوں کے لئے ان کے لئے ضروری ہو کہ وہ اسی علاقے میں کام کریں۔ جیسا میں
نے پہلے لمحہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب ان کو علاقہ سے باہر تعینات کیا گیا ہے۔
وہ باہر جانے سے کتراتی ہیں اور انہوں نے کسی نہ کسی بناد پر رخصت لے لی۔ وہ قطعاً
اچھے رہنے سے متاثر ہوتی ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ وزیر موصوف سے یہ
چاہتا ہوں یہ محروم اور نامحروم کا مسئلہ ہو سکتا ہے۔

جناب اسٹیکٹر۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

میر جان محمد خان جمالی۔ وہ کہہ رہے کہ نہیں جاتا ہے۔ محروم اور نامحروم کا
مسئلہ ہو گا۔ کیا وہ خیر شادی شدہ ہوتی ہیں۔

وزیر قالون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر، جان محمد جمالی نے ایک بات تو صحیح ہی، واقعی حرم کا سوال ہے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

۲۱۲۔ مسٹر عبدالحید خان اچکزئی۔

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرما دیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ملکہ صحت نے فلسفی دینکنیٹز (گریڈ - ۱۶)
کی کچھ آسامیاں تخلیق (CREATE) کی ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان آسامیوں
کی تعداد کتنی ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ذکورہ آسامیوں میں سے بعض آسامیوں کو تشویش
کئے بغیر براہ راست پر کیا گیا ہے۔
(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو ان آسامیوں کی تعداد اور ان
آسامیوں پر براہ راست تعینات کردہ افراد کے نام، ولدیت، تعلیمی کوائف اور

ہائشی اصلاح کی تفصیل دی جائے۔ نیز ایسے غیر قانونی طور پر کی گئی تعیناتیوں کی وجہ بھی بتولی حستی۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور

(الف) یہ درست نہیں کہ حال ہی میں عکسِ صحت نے صلحی دیکھنے پر دگری ۔ ۱۶) کی پچھو آسامیاں تخلیق (CREATE) کی ہیں۔ البتہ گریڈ ۔ ۳) میں عکس نے صلحی پیشہ مدنظر دیکھنے کی دو آسامیاں تخلیق کی ہے جن پر الجی تک تقریبی نہیں ہوئی اور عکس نے یہ آسامیاں تسلیم کر دی ہیں۔

(ب) جواب اور پر دیا جا چکا ہے۔

(ج) جواب اور پر دیا جا چکا ہے۔

۲۱۳۔ مسٹر عبد الحمید خان اچکزی

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال کوٹم کے لئے عورتوں کے سینے کا
دیکھنے کا نامہ اچکزی (Management) خریدی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ریڈیالوجی («Radiology») اور جنرل سرجری دونوں شعبوں نے ایم۔ ایس کو تحریری طور پر مذکورہ مشین بہت قیمتی ہونے کی بنا پر خریدنے کا مشورہ دیا تھا۔ میکن ایم ایس صاحب نے ایک غیر متعلقہ شبہ گائیں (Gym) کے لئے اور سفارش پر یہ مشین خریدنے کا فیصلہ کیا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مشین اسوقت بھی اسی غیر متعلقہ یعنی گائیں (Gym) کے شعبہ میں پڑی ہے۔

(د) اگر جزو "الف" تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ مشین کی قیمت کیا تھی اور یہ مشین کمی ادارے یا فرد نے محلہ صحت کے لئے فرنیا نیز ایک غیر متعلقہ شبہ کی سفارش اور غیر متعلقہ شبہ میں اس مشین کا پڑا رہنے کی وجہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور

(الف) یہ درست ہے کہ سول ہسپتال کوٹیہ میں عورتوں کے سینے کا کینسر معلوم کرنے والی مشین (Mammogram) خریدی گئی تھی۔

(ب) ایم۔ ایس ایسی قیمتی مشینیں خریدنے کا مجاز نہیں ہے۔ لہذا ریڈیالوجی اور جنرل سرجری کے شعبوں کا ایم۔ ایس کو مشورہ دیئے کا کوئی جواز نہیں بتا۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ مشینیں متعلقہ شعبہ (Radiology Radiology) میں ہیں ہے
(د) مذکورہ مشین کی قیمت .. /..... ۱۳ تیرہ لاکھ روپے ہے اور اسے پرچیز کمیٹی نے خریدا۔ اتحاد سوال کے باقیاندہ حصہ کا جواب اپر دیا جا چکا ہے۔

مسئلہ عبد الحمید خان اچکزی : (ضمی سوال) جناب اسپیکر! میرا ضمی سوال یہ ہے کہ یہ آلہ جس کی قیمت تقریباً تیرہ لاکھ روپے ہے جواب میں جو ایک پیلینش ہے میرے خیال میں یہ مبہم ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ مشین کیوں خریدی گئی۔ ہماری اطلاعات یہ ہیں کہ یہ مشین بے کار پڑی ہے یہ استعمال نہیں ہو رہی ہے۔ وزیر موصوف اس کی وفات کریں اس کی ڈیکانڈ لائسنس نے کی تھی۔ اس کے خریدنے پر قومی خزانے کا تیرہ لاکھ روپے خرچ ہوا ہے یہ کس کے لئے پر خریدی گئی تھی۔ ۹

وزیر فاتحون و پارلیمانی امور : (جواب میں) جناب میں اس کی ڈیکانڈ متعلقہ شعبہ کے انجمن نے کی ہو گی لیکن طریقہ کار کے مطابق خریدنے کے لئے ایک (ہائی پاؤرڈ پرچیز کمیٹی) High Powered committee چیف سیکرٹری ترقیات ہیں۔ سیکرٹری فناش سیکرٹری ہیلخٹ اور ڈائریکٹر ہیلخٹ اور دیگر

اپیشلست اور ریال و حکٹ بھیتیت مہرزاں میں شامل ہیں یہ مشین دار الحکومت کے سوں ہسپتاں کوئی نہیں لگ چکی ہے اور اس کا ہونا نہایت ضروری تھا۔

مسٹر عبدالحیمد خان اچکزائی جناب اپیکر صاحب۔ سارا قصہ یہ تھا اس مشین کی ڈیمانڈ نہیں کی گئی مگر یہ خریدی گئی اس وقت کوئی موزوں آدمی بھی نہیں ہے جو اسے چلا سکے۔ اور اسے استعمال کر سکے۔ جناب والا! پھر یہ گائنا لو جی ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی جس سے اس کا تعلق نہیں تھا۔ ہماری اطلاع کے مطابق اسے دوبارہ ریڈیا لو جی ڈیپارٹمنٹ میں منتقل کیا گیا۔ جہاں پر اس کا کوئی استعمال نہیں۔ اس لئے کہ اس کے چلانے کے لئے کوئی ٹرین ڈریڈی نہیں یہ اپیشلست کا یعنی ریڈیا لو جبٹ کا کہنا ہے کہ یہ مشین ہمارے استعمال کی نہیں ہے لہذا میں دوبارہ وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ بیان کر سکتے ہیں کہ جس کے مبنے پر یہ مشین خریدی گئی تھی یہ سارا قصہ تھا۔ کیونکہ ریڈیا لو جبٹ کہتا ہے یہ اس کی ڈیمانڈ نہیں تھی۔

وزیر وقت ان و پارلیمانی امور۔ جناب والا! ظاہر ہے میڈیکل سپرشنڈنٹ کو اس کا اختیار نہیں۔ وہ اس کی منظوری نہیں دے سکتا۔ ڈائریکٹر ہیڈ مقصے

اسکیم سیکر ٹری ہیلتھ کو بھی ہوگی۔ پی اینڈ ڈی ڈیپارمنٹ نے اس اسکیم کی منظوری دی ہوگی۔ ظاہر ہے مشین کسی کی منظوری کے بغیر نہیں مانگی ہوگی اس کے لئے بھت دوکش ہوتی ہے کوئی بھی شخص اپنی مرฟی سے تیرہ لاکھ روپے کی مشین نہیں خرید سکتا، میں یہی سمجھتا ہوں، جناب اپسیکر! اس کے علاوہ آج کے جدید دور میں ریڈیا لو جٹ یا کوئی ایسا آدمی نہیں جو اس مشین کو نہ چلا سکے یا نہ سمجھ سکے۔ یہ ایک عام مشین ہے۔ پرائیویٹ گلینکس میں پیشتر جگہ پر ہے۔ ہسپتال میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ پہلے لوگ کراچی اور لاہور جا کر اور چیک اپ کرتے تھے۔

مُسْرِ عَبْدُ الْحَمْدَانِ اچْكَرِيٌّ

جناب والا! اس کے علاوہ ریڈیا لو جٹ نے چھاہے کہ یہ ہمارے کام کی نہیں ہے اور چیٹ لینسر کے (Chest cases) کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ مشین آجکلی مغربی دنیا اور پورے یورپ میں بھی استعمال نہیں ہو رہی ہے اور اس ریڈیا لو جٹ کی ایم ایس کے پاس روپڑ موجود ہے جس میں ریڈیا لو جٹ نے ان کو لکھ کر دیا ہوا ہے اس کی نہ صرف ضرورت ہے اور نہ ہمارے کام آسکتی ہے۔ اس کے مقابلے میں یہ بات کہ اس صوبائی ہسپتال میں یہ مشین ہو یہ بات تو ٹھیک ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ لیکن یہ مشین وہاں استعمال نہیں ہو رہی ہے اور ریڈیا لو جٹ یہ کہتے ہیں

ہمیں اس مشین کی ضرورت نہیں ہے اور یہم نے ان کو لکھ کر دیا ہوا ہے کہ یہ مشین ہمیں نہیں پاہتی۔ اس کے باوجود تیرہ لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ میں یہ چیز ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر رہا ہوں اسے نوٹ کرنا چاہتی ہے۔

جناب اسپیکر چونکہ اس وقت ہمیتو منٹر ملک سے باہر ہیں اس کی وضاحت ہمارے ذیرفت نہیں کر سکتے ہیں۔

مشریع الحبہ خاں اچنگڑی اگر ذیر قانون صاحب اس کی تفصیل نہیں بتاسکتے ہیں تو تو اُن وہ مکانات متعلق معلومات حاصل کر کے بتادیں کہ ہمارے ہسپتال میں اس قسم کی چیزیں کیوں ہوتی ہیں

وزیر فتاویں پارلیمانی امور جناب والا جب ہمارے ساتھی وزیر محنت صاحب تشریف لے آئیں گے تو میں ان کے نوٹس میں یہ چیز لاؤں گا۔

جناب اسپیکر اگلا سوال مشریع الحبہ خان اچنگڑی صاحب کا ہے۔

۲۱۳۔ مسئلہ الحجہ دہن اپنے کرنی۔

کیا وزیر صحت از راہ کر مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال کوٹم اور بولان میڈیکل کالج میں زیر تربیت ^{Gastro Entrologest} ڈاکٹروں کے لئے ایک طبی آلم (Teaching Gastroscope) خریدا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا آلم ایک قیمتی آلم ہے اور بغیر کسی تربیت یافتہ ^{Gastro Entrologest} کے اسکو استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا آلم کو بوجپستانے کے ایسے علاقے کے ہسپتال پہنچایا گیا ہے جہاں نہ تو زیر تربیت ڈاکٹر ^{Gastro Entrologest} ہے اور نہ تربیت یافتہ۔

(د) اگر جزو ”الف“ تاںح) کا جواب اثبات میں ہے تو پھر ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ اگر سول ہسپتال کوٹم اور بولان میڈیکل کالج کے زیر تربیت طلباء اور ڈاکٹروں کو اس کی ضرورت نہیں تھی تو اس قیمتی آلم کی خریداری کی وجہ اور ضرورت کیا تھی؟

وزیر کوں پہاڑیماں امور۔

یہ بات درست نہیں ہے کہ سول ہسپتال کوٹم اور بولان میڈیکل کالج

میں زیر تربیت ڈاکٹروں کے لئے ایک طبی آہہ خریدا Teaching Gastroscope گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک تشخیصی آہہ ہے جو ہر ہسپتال میں کام آ سکتا ہے اس وقت سول ہسپتال گوٹھ میں (Gastroscope) ہیں جسے تربیت یافتہ ڈاکٹر استعمال کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا آہہ ایک قیمتی آہہ ہے مگر اسے ہرفزیشن ڈاکٹر استعمال کر سکتا ہے۔

(ج) تربیت ہسپتال میں بھی ایک عدد (Gastroscope) دیا گیا ہے جو کہ تربیت یافتہ ہرفزیشن کے زیر استعمال ہے۔ حکومت صوبے کے دوسرے ہسپتالوں میں بھی اس قسم کا آہہ فراہم کرنے کی کوششی کرے گی (د) جواب اور پر دیا جا چکا ہے۔

مشعر عرب الحمدیان اچکنٹی یہ (ضمی سوال) جانب والا یہ سوال بھی پہلے سوال سے ملتا جاتا ہے۔ یہاں سول ہسپتال کے لئے ایک عدد ٹیچنگ گیسوٹ سکوپ خریدا گیا تھا۔ اس کی تیرہ لاکھ روپے قیمت ہے اور وہاں چار اور گیسوٹ سکوپ بھی ہیں۔ یہ طلبہ کے لئے ٹیچنگ کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ویڈیو کے آلات وغیرہ

ہوتے ہیں۔ اور بہت ساری چیزیں طلباء کی رہنمائی کے لئے ہوتی ہیں۔ انہوں نے اس کو اٹھا کر مکان بیجھ دیا ہے۔ باقی یہاں پر عام گیسو سکوپ پڑے ہیں۔ لیکن جو خاص پڑھائی کے مقاصد کے لئے تیرہ لاکھ روپے کا منحوا یا گیا تھا۔ اس کو انہوں نے نہ کران بیجھ دیا ہے۔ نہ وہاں اس کے لئے ٹرنیڈ آدمی ہیں نہ فریشن ہے۔ نہ وہاں کوئی آدمی ہے جس نے اس کو چلانے کے لئے کوئی تربیت حاصل کی ہوئی ہے۔ لیکن یہ وہاں بیجھ دیا گیا ہے اور یہ مشین وہاں پر بے کار پڑھی ہوئی ہوئی ہے جبکہ یہاں پر ٹھنگ کے لئے فردرت ہے۔ طلباء اس سے خودم ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہاں کے ٹھنگ ٹاف اور طلباء کے لئے زیادتی ہے ایسی قیمتی مشینوں کو اس سول ہسپتال میں رکھنا چاہئے اگر مکان میں اس مشین کی فردرت ہے تو عام گیسو سکوپ شفٹ کرتے۔ قصہ یہ ہے کہ مشین مکان کیوں شفٹ کی لگی ہے۔ یہ کس کے لئے پر ہوا ہے۔

وزیرِ فتاویں : معزز مسبر صاحب نے قصہ بیان کر دیا ہے۔
اس کا سوال ہی مجھے سمجھ نہیں آیا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ اچکزیٹ صاحب اپنا سوال مختصر کر دیں۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزیٹ ۔ یہ گیسو سکوب جو ڈاکٹروں کی تربیت کے لئے ہوتی ہے اس کو مکران کیوں شفت کیا گیا ہے۔ جبکہ مکران میں اس مشین کو چلانے کے لئے کوئی تربیت یا فرمان شخص بھی نہیں ہے۔ وہاں پر نہ ٹیچنگ کی فرورت ہے اور نہ یہ مشین وہاں پر استعمال ہو رہی ہے۔ یہ وہاں پر کیسے شفت ہوئی اور اسے کیوں شفت کیا گیا ہے؟

وزیرِ اون و پارلیامنٹ اموہ ۔ جناب والا برینگ میں جو بھے اس کے متعلق بتایا گیا ہے یہ ٹیچنگ گیسو سکوب عالم ہسپتاں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اور یہ ایک جو تربیت ہسپتاں شفت کیا گیا تھا، وہاں پر بھی اس کو چلانے کے لئے ٹریننگ ڈاکٹر زہری صاحب ہیں جو اس کو استعمال کر رہے ہیں وہ اس کا استعمال جانتے ہیں۔

- - - - -

مسٹر عبید الحمید خان اچکزئی : جناب اپسیکر ایہ بالکل غلط ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے وہاں پر یہ گیسو سکوپ بالکل ہے کار پڑی ہوئی ہے اور یہاں پر ڈاکٹر طبا جن کو اس پیچنگ گیسو سکوپ کی شدید ضرورت ہے وہ استعمال نہیں کر رہے ہیں یہ بالکل کران میں بے کار پڑی ہے۔ میری تجویز ہے کہ وزیر صاحب اس پر غور کریں۔ اور اس پیچنگ گیسو سکوپ کو وہاں سے فوراً منکروائیں جس کی یہاں شدید ضرورت ہے۔ اگر وہاں گیسو سکوپ کی ضرورت بھی ہے تو عام گیسو سکوپ بھی جائے جس کی کم قیمت ہے۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور : جناب والا؛ اس گیسو سکوپ کی قیمت میں لاکھ اسی ہزاد روپیے ہے یہ وہاں پر استعمال بھی ہو رہی ہے۔ جو بھے بتایا گیا ہے۔

ذوب محمد اسلام رہنمائی : جناب والا؛ کیا وہاں گیٹانا لو جی کا کوئی شبہ ہے؟ اگر ہے تو کون پڑھا رہا ہے۔ اس کا ماہر ڈاکٹر کون ہے؟

وزیرِ قانون : جناب والا! یہاں پر سوال تو ایک مشین کے متعلق
ہے اور اس سے یہ ضمن سوال کیسے پیدا ہوا ہے اس مشین کے متعلق جس کے
بارے میں معلومات حاصل کر کے آیا ہوں اس کے متعلق پوچھیں تو جواب بھی دے
سکتا ہو۔

ذاب محمد اسلم خان رئیسانی

جناب والا! وزیر قانون صاحب کو صحت کے سائل سمجھیں آئیں گے۔ اگرچا طلا
آپنے پنگ گیسو کوب منگو یا ہے تو ظاہر ہو کر کوئی پیشہ از لیست نہیں ہو نظر دیجی۔ اور اگر رسول ہستاں میں مشین ہرگی کوئی بھی ہمارے چاروں
کوئی مشین پلاؤں جدید کرنا ہوگا اگر گیسو کوب ہاں نہ فرمائے تو پیشہ از لیست کا بھی ہو نظر دیجی۔ بتاں محل معمولی سولہ آنچہ جو بھی ہیں زینا پاچاں ہیں ہم پہنچ جائیں

وزیرِ قانون و پارلیامنی امور : جناب اپسیکر! اس کے متعلق میرے
پاس جواب تو موجود نہیں ہے۔ جو مجھے بتایا گیا ہے کہ اس مشین کو عام ٹریننگ
فریشن بھی استعمال کر سکتا ہے۔ بہر حال مجھے تو یہ بتایا گیا ہے اگر آپ کو فریڈ
کوئی تازہ اطلاع چاہئے تو میں آپ کو بتا دوں گا۔

نواب محمد اسماعیل خان رئیسیانی : جناب دالا : پھر تازہ اطلاع کا انتظار
کیا جاتے گا۔

جناب اپسیکر : اٹھا سوال۔

۲۱۵. مسٹر عبدالحیم خان اچھزتی

کی دزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سول ہسپیتال کوئٹہ میں سرجری ڈیپارٹمنٹ کے ایک یونٹ میں ہفتہ دار
کرنے آپریشن ہوتے ہیں۔

(ب) ذکورہ بالا آپریشنوں کی تعداد کے ناسب سے ہر یونٹ کے لئے لکھنی (Antibiotic)
انجکشن درکار ہوتے ہیں؟ کیا یہ ضروری ہے انجکشن تمام مریضوں
کو مہیا ہو جاتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

(ج) کیا محلہ صحت غریب مریضوں کے لئے ضروری ادویات مفت فراہم کرنے
کا پروگرام رکھتا ہے؟ اگر ہاں تو کس طرح اور کب سے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

وزیرِ سُون و پارلیگانی امور

(الف) سول ہسپتال کوٹھ میں سر جری ڈیپارٹمنٹ کے ایک یونٹ میں ایک حصہ میں تقریباً ۳۰ آپریشن ہوتے ہیں۔

(ب) سر جری ڈیپارٹمنٹ میں مذکورہ بالا آپریشنوں کی تعداد کی نسب سے ہر یونٹ کو تقریباً ۳۰٪ مختلف قسم کے (Antiluetic) انجکشن درکار ہوتے ہیں اور یہ انجکشن سول ہسپتال میں تمام مریضوں کو فراہم کئے جاتے ہیں
(ج) سول ہسپتال میں آنے والے تمام مریضوں کو ضروری ادویات فراہم کی جاتی ہے

مسٹر عبد الحمید خان اچ کرنی۔ جناب اسپیکر! یہ ایک بڑا اہم معاملہ ہے۔ ہمارے قائد ایوان لئی بار سول ہسپتال جا چکے ہیں اور اخبارات میں بھی یہ بات آچکی ہے کہ وہ ہسپتال کی کارگزاری سے متعلق نہیں ہیں۔ یہ چھینز بھی اس سند کی کڑی ہے۔ جیسے کہا گیا ہے کہ وہاں پر پنٹیس آپریشن ہوتے اور ۳۰٪ انٹی بائیٹیک (antibiotic) انجکشن درکار ہوتے ہیں۔ اگر وہاں سے ان لوگوں سے صحیح صورت حال معلوم کی جائے تو جناب والا! ان کے لئے نوسو سے

زیادہ Antibiotic Injection انٹی بائیوٹک انجکشن کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اگر آپ ان Attendants کو چیک کر لیں تو نوس سے زیادہ ملکے مانگھے ہیں اور ان کو ایک ہو سپلان کئے جاتے ہیں۔ باقی جو دہان پر غریب مریض ہوتے ہیں۔ وہ ہسپتال میں خود دوائیاں خرید کر لاتے ہیں۔

یہ جو وزیر صاحب کی بات ہے کہ ہم غربیوں کو مفت دوائیاں فراہم کر رہے ہیں یہ غلط ہے۔ سول ہسپتال کے سامنے جو درجنوں ڈکٹ سٹور ہیں دہان جا کر آپ دیکھیں ہسپتال کے جتنے مریض ہیں دوائیاں استعمال کر رہے ہو ہو تو ہم دوائیاں دغدھ فروہ سٹور سے خریدتے ہیں۔ اس کے بر عکس حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ دوائیاں فراہم کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ معاملہ بہت سیکھنے ہے۔ دہان انتظامات صحیح نہیں ہیں۔ اس کا نوش لینا چاہیے۔ حکومت کی طرف سے یہ دعویٰ غلط ہے اور اس مسئلے کا آئندہ حل کیا ہو گا۔ اس سے میں کوئی کھٹکی یا انکھاں سری ٹیم مفرد کرنی چاہیے تاکہ اس سے غریب عوام کو نجات دلانی جائے۔

عبد الحمید خان اچھری

جناب اپنے صاحب یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ ہمارے لیڈر اف دی ہاؤس کی مرتبہ سول ہسپتال کا معافہ کر پکے ہیں۔ اور اخبارات

میں یہ بات آنا ہے کہ وہ ہسپتال کی کارکردگی سے معلوم نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات اس کی کڑی ہے۔ یہ بات تو صحیح ہے کہ ۳۰۵ مختلف قسم کے انٹی باسٹک انجکشن، ۲۵ آپریشن کے لئے درکار ہوتے ہیں اور اس کے لئے اگر ٹینسیکل لوگوں سے پوچھا جائے اور ان ^{حال} معلوم کیا جائے تو اس میں تقریباً نو سو انٹی باسٹک انجکشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنے انڈنٹ اچھی طرح چیک کر لیں تو وہاں ایک ہزار انجکشن کی غریب لوگوں کو ضرورت پڑتی ہے۔ جیکہ یہاں صرف ایک سو یا دو سو کی قریب انجکشن مہیا کرے جاتے ہیں باقی مریضیں اپنی دوائی اور انجکشن خود خریدتے ہیں۔ ... تو ان کا سٹینڈ ہے کہ ہم مریضوں کو مفت دوائیں سپلانی کر رہے ہیں۔ یہ بات پھر غلط ہے کہ آپ سو ہسپتال کے سامنے درجنوں ڈرگ سٹوروں کو جا کر دیکھوں یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ ہسپتال کے گرد مریض وغیرہ اپنی دوائیں وغیرہ حکومت کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم لوگوں باہر سے خریدتے ہیں اور کو مفت دوائیں فراہم کرتے ہیں۔ یہ معاملہ میرے خیال میں بڑا سٹینڈ ہے اور آپ کو اس چینز کا نولٹس لینا چاہئے یہ جو حکومت دعویٰ کر رہی ہے کہ ہم دوائیں مفت دے رہے ہیں اور دوسری طرف لوگ خود دوائیں خریں ڈھے ہیں یہ قصہ کیا ہے۔ اور اس کا حل کیا ہو گا۔ اور اس سلسلے میں کھیٹی بنائی جائے تاکہ اس

پر کوئی انکوارٹری ہو تاکہ غریب لوگوں کی پریشانی سے نجات ہو۔

وزیرِ تاون برائے محکمہ صحت : جناب اسپیکر! جہاں تک دواوں کا تعلق ہے تین سو ادویات کی لسٹ حکومت بلوچستان نے بنائی ہے۔ اور ان تین سو دواویں کو خرید کر مختلف ہسپتاں میں پہنچایا جاتا ہے۔ اور اس لسٹ کی طرح فیڈرل گورمنٹ کی ہدیۃ ڈیپارٹمنٹ کی لسٹ دو سو ادویات کی ہے۔ بلدیہ کے ڈبلیو اپیک اور کی لسٹ ڈھانی سو کی ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس لسٹ سے باہر اگر کوئی ڈاکٹر دوا لختا ہے تو وہ دوا مریض کو باہر سے خریدنی پڑتی پڑتی ہے۔ اس سلسلے میں میری کے اطلاع کے مطابق تحریکت نے بارہا ڈاکٹرز کو یہ ہدایات کی ہیں۔ وہ اس لسٹ کے مطابق پریسکرائیپ کریں۔ لیکن ڈاکٹر اپنی مرضی کے مطابق پریسکرائیپ کرتے ہیں جو اپر وو لسٹ میں موجود نہیں ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسی دوائیں بھی ہوں جس کے لئے ہر سال اس لسٹ کو چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تک مفت ادویات کی فراہمی کا تعلق ہے تمام تر سرکاری ہسپتاں میں بہہا برنس سے یہ روایت رہی ہے۔ اور حکومت کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہر ستم ملاریض کا علاج مفت کرے۔

لیکن جب ایسی دوائیں سامنے آتی ہیں۔ ایم۔ ایس۔ ڈی میں نہ ہوں اور نہ ہی لسٹ میں ہوں تو پھر ظاہر ہے وہ دوا باہر سے خریدی جاتے گی۔

عبدالجعیض خان اچھرزاںی۔ جناب والا وزیر صاحب فمار ہے صیں کر یہ تو عام انٹی بائیک انجلش ہیں اس کی ہر آپر لسٹ کے ساتھ ضرورت ہوتی ہے مریضوں کے لئے ان کی لسٹ کے مطابق مریضوں کو مہیا کی جا رہی ہیں۔ اور جناب یہ لسٹ کی بات نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کوئی خاص دوا کی بات ہے۔ یہ انٹی بائیک انجلش ہیں جو مریضوں کو درکار ہوتے ہیں۔ جو مریض اپنے لئے بازار سے خرید کر لاتے ہیں۔ اور یہاں تک کہ انہیں بازار سے ڈسٹل واٹر بھی لانا پڑتا ہے۔

وزیر وقت انون محمد صحت۔ یہ رے علم میں یہ بات نہیں ہے۔ یہ انکی اسٹیٹمنٹ ہے ہمارے علم میں یہ بات ہے کہ وہ اپر ڈی لسٹ انٹی بائیک ہیں۔ ایم۔ ایس۔ ڈی سے سوں ہسپیتیں اور باقی ہسپیتاں کو مہیا کئے جاتے ہیں اور یہ دوائیں مریضوں کی تعداد کے مطابق ہوتی ہوتی ہیں۔

مظہر اللہ جمالی۔ جنابہ فالا ضمیحی سوال، اندیزہ صوفیہں فضلیہنے ڈی ٹریڈ اور جس کا تمہاروں نے بھی فرمایا کہ اسکی جانب پر میاں کروائی یا انکو اور کوئی کریں گے۔ یہاںہ اسی کوئی خود دعا و انسکی کرائیں گے میں کے علاوہ تمہاروں نے جو افراہیں اٹھائے ہے آیا ہے درست ہے کہ غلط

ہم آپ سے اتنی سندھا کرتے ہیں۔

وزیرِ فتوں بارے صحت :- جناب والا حکومت کی جانب سے ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کی جاتے۔ خاص طور پر سولہ سال کے معاملے میں حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس کی کارکردگی بہتر کی جائے۔ اس طرح کی شکایت پہنچی ہے کہ لوگوں کو ادویات پہنچتی نہیں۔ یا ان کا علاج ٹھیک طریقے سے نہیں ہو رہا ہے اس معاملے پر غور کیا جا رہا ہے۔ مگر اس کے لئے نئے اقدامات اٹھانے کی ضرورت پڑی یا قانون بنانے کی ضرورت ہوئی تو اسے ایوان کے سامنے ضرور لایا جائے گا۔

بلا۔ ۲۱۶۔ مسٹر عبدالحید خان اچکزی۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) اس وقت صوبہ بلوچستان میں چرس، انیوں، کانجہ اور خصوصاً ہیر و ڈن جیسے خطرناک نشوون کے عادی افزاد کی تعداد کتنی ہے۔ یہ افراد اپنے نشوون کی ضروریات بکھان اور کس طرح سے پورا کرتے ہیں اور صوبائی حکومت / محکمہ ان افراد کی فلاع و پیروز اور مزید افزاد کو اس لعنت سے بچاؤ کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔

(ب) کیا صوبہ کے کسی شہر میں نشے کے خادی افراد کا مفت علاج / امداد کرنے والے سرکاری خرچ پر چلنے والا کوئی ادارہ یا ہسپتال ہے اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بیان ہے جائے۔ نیز کیا مستقبل قریب میں حکومت نشے کی لعنت میں گرفتار افراد کے بچاؤ کے لئے بڑے بڑے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر فتوں و پارلیمنٹی امور۔

(الف) سوال کے باقی حصہ کا تعلق (

Pakistan Narcotic Control Board.

سے ہے جس سے یہ معلومات پوچھی جاسکتی ہیں۔

(ب) سول ہسپتال کوئہ کے شعبہ نفسیات میں نشے کے خادی داخل ہونے والے افراد کا علاج کیا جاتا ہے اس کے علاوہ ڈروب تربت خسدا میں سے بھی کام کر رہے ہیں جہاں نشے کے خادی داخل ہوتے والے افراد کا علاج کیا جاتا ہے (Intoxication units)

سوال کے باقی حصہ کا تعلق صوبائی محکمہ صحت سے نہیں۔ لہذا یہ معلومات پاکستان نارکوٹیکس کنٹرول بورڈ سے پوچھی جائیں۔

میر الحسکہ بن اچکزی۔ جناب اسپیکر! اس سوال کا جواب بڑا مبہم ہے اور یہ معاملہ کتنا سلیگن ہے۔ چرس، افیون، گانجہ، وغیرہ کی عادت اور وباو پورے ملک میں پھیل رہی ہے۔ اور اس سے ملک میں ایک نئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے لئے وہ اپنے جواب میں یہ لمحہ رہے ہیں۔ جو لوگ فتنے کی عادی ہیں ان کے علاج محالجے کے لئے ہمارے ہسپتال میں تھوڑی بہت لجنگائش ہے۔ مگر اس معاملے کو صحیح طریقے پر بالکل ٹیکل نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ فتنے کی عادی ہیں اور یہ وبا، جو دن بدن بڑھ رہی ہے اس کے لئے اور روز تھام کے لئے گرفنت سول ہسپتال میں باقاعدہ انتظام کرے۔ اس کے علاوہ اگر سو شل طبقتی میں کچھ ادارے اس پر کام کر رہے ہیں۔ تو انکی امداد کی جائے۔ تاکہ اس وبا کی روک تھام کی جاسکے۔ ان کا اپنا جواب بالکل متصاد ہے کہ یہ معاملہ نار کو ملکس کا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ فتنے کے عادی لوگوں کا نار کو ملکس کے لوگوں کے کیا تعلق ہے۔ اخلاق و خدا رہائی اپنی گرفنت کے پاس موجود ہیں لختے لوگ اس فتنے کے سرمن میں مبتلا ہیں اور ان لوگوں کے علاج محالجے کے لئے کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ آج تک اس مشدے کی نوعیت پر اور کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ اس کی سلیگن نوعیت کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔ یہ وبلوسارے ملک میں بڑھ رہی ہے اور اس کے لئے گرفنت کی طرف سے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں

اڑا ہے۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے کوئی پروگرام بھی نہیں رکھا، کہ وہ اس سلسلے میں آئندہ لوگوں کے لئے کیا کرے ہے ہیں۔

وزیرِ فتوں میں اے صحت۔ جناب والا، واقعی یہ معاملہ نہایت ہی سمجھیدہ ہے۔ نہ صرف بلوچستان میں بلکہ پورے پاکستان میں اس ضمن میں بیساکہ تحریری طور پر جواب دیا گیا ہے کہ وہاں میں یہ بھی عرض کر دوں کہ پیشین اور سبی میں ایسے سینٹر قائم ہیں۔ یہ تو صرف حکومت کی جانب سے ہیں۔ لیکن غیر سرکاری این یہی اور دھاکسپیل کوئہ میں کام کر رہے ہیں۔ ہمارے ملکہ صحت ڈیپارٹمنٹ کا یہ کہتا ہے۔ زیادہ توجہ این۔ جو اسی اور گناہزیشن، کو دینی چاہیئے اور ان کے لئے ایسے اقدامات کئے جائیں۔ جن سے ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ اس کے ساتھ ہی صحت ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے لوگوں کو سمجھایا جاتے۔ کہ یہ بڑائی کتنی خطرناک ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی بنایا گیا۔ اس پر ایک رپورٹ بنار ہے ہیں۔ اور یہ کوشش کی جاتے گی اگلے سالانہ بجٹ میں ہم پھر رقم ان کے لئے قسم کریں۔ تاکہ لوگوں کو ہر جگہ اس کی تسلیم دی جاسکے کہ یہ ایک خطرناک ایڈک ہے۔ اس لفظ سے انہیں روکا جائے۔ جہاں تک ان اداروں کا تعلق ہے۔ جو اس میدان میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جاتے۔

الشاند اللہ تعالیٰ حکومت ان کی پوری حوصلہ افزائی کرے گی۔

مظہر اللہ جمالی: جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے گے کہ حکومت
بونشے کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ کیا وزیر صاحب کی تسلی کے مطابق
یہ اقدامات تسلی بخش ہیں۔ یا نہیں۔ دو ممکنے کہ اس کا تعین کس پاکستان نار کو ملکس بورڈ
سے اولیے کے ساتھ ہے یا نہیں۔ اس کے لئے وزیر موصوف تو سطح صوبائی حکومت مرکزی
حکومت سے کیا اقدامات کر دیں گے تاکہ نشے کی یہ لفت سے جان چھوٹ سکے۔ مجھے
پتہ نہیں نشے کی بات اسمبلی میں ہونی چاہئے کہ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ خود بخود نشے
شروع کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور: جہاں تک اس سمت حکومت کی کوششیں
ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ابھی بہت پچھ کرنا باقی ہے کوئی بھی شبہ ایسا نہیں ہو سکتا جہاں
حکومت یہ کہے کہ اب اسیں بھی مزید کام کی فرودت نہیں ہے میں جہاں تک سمجھتا ہوں
عمر کی یہ تجویز کہ پرائیویٹ اور گنبدیشن کی حوصلہ افزائی ہو۔ یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ پرائیویٹ
ہسپتال کی کارکردگی بہت اچھی رہی ہے۔

مشیر عبدالجمیں خان اچکزئی۔ پرائیویٹ اداروں کی شکایت رہی ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے وہ گورنمنٹ سے امداد مانگتے رہے ہیں ان کی یہ شکایت اخباروں میں آرہی ہے۔ کہ ان سو شش اداروں کو گورنمنٹ کی امداد نہیں مل رہی۔ بہر حال یہ مسلسل شکایت ہیں۔

وزیرِ قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر صاحب۔ جیسا میں نے گذاش کی حقیقت یہ ہے کہ ان اداروں کو گورنمنٹ کی طرف سے کم امداد دی گئی بلکہ ایک آدھ کو شاید بالکل نہیں دی گئی ہوگی۔ اگلے بجٹ میں اس کے لئے کچھ بیسہ رکھا جائیگا۔ تاکہ ایسے اداروں کی حوصلہ افزائی کی جاتے۔

تواب محمد اسلم خان ریسیانی۔ جناب اسپیکر۔ میں وزیر قانون کی اس بات کا ذکر لیتے ہوئے کہ نان گورنمنٹل آرگناائزیشن چاہے ایک یادو ہیں۔ ان کو کام نہیں کرنے دیا گیا۔ بلوچ ٹرست پر پا بندی عائد کردی گئی۔ تاہم اس کے بعد یہ پا بندی اٹھالی گئی۔ یہ تو امحق تبحیر کرنے کی بجائے ٹسٹریکس کرنے والی

بات ہے کہ یہاں پابندی لگائی گئی پھر اٹھائی گئی۔ میں سمجھتا ہوں حکومت کی یہ بات
(Contradictory) کنٹراؤڈکٹری ہے۔

وزیرِ فتوں و پارلیمنٹی انہوڑا جناب والا! ان اداروں کو گرانٹ
کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ جہانگیر حکومت کا تعلق ہے تو یہ بات حکومت بوجپورت
کے زیرِ غور ہے کہ سرکاری شعبہ میں یہ کام شروع ہو جائے۔ لہذا چشمہ اچوڑی میں
ایک فضیلی (سامیکار ٹیک) ہسپتال بن جاتے۔ میں سمجھتا ہوں جب یہ بن جاتے گا
تو کافی خوبصورہ افزائی ہو گی۔ جیسا کہ میں نے گذارش کی اگلے مالی سال میں ان اداروں
کے لئے پکھ نہ پکھ رکھا جاتے گا۔

میر جان محمد خان جمالی۔ (ضمی سوال) وزیرِ موصوف کے ہواب
سے مجھے نوشش فہی ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح لورالائی اور نصیر آباد ڈینپنڈن
میں کوئی بھی موالی نہیں۔

پھتاب اپسیکر۔ اگر چہ ہیلو ڈنسترنیں ہیں لیکن لاد ڈنسترنے بھی میرے

خیال میں کافی جواب دیتے ہیں۔

میر جان محمد خاں جمالی ہر جناب والا ا جب ذمہ داری اٹھائی ہے انہوں
نے تو نبھائیں بھی۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور ہر جناب اسپیکر ا جب ہمارے منتخب
نمائندے نشان دہی کریں گے۔ کہ ہمارے علاقے میں یہ ہو رہا ہے تو ایسے ادارے
وہاں بھی کھو لے جائیں گے۔

میر جان محمد خاں جمالی ہر جمی۔ یہ وہاں وہاں بھی کوڑٹ سے
آ رہا ہے۔

مسٹر عبدالحیمد خاں اچکزئی ہر جناب اسپیکر ا بات یہ ہے۔ کہ
نادر کو ٹکس بورڈ تو کوئی ایسا شعبہ نہیں جو اعداد و شمار اکٹھے کرے اس پر حکومت کو
سبنجیدگ سے غور کرنا چاہیتے۔ اور اس کے خلاف تما بیر اختیار کرنا چاہیں۔ یہ کہنا

قطعًا غلط ہے۔ کہ نار کو ٹھیک بورڈ سے اس کا تعلق ہے اس کا تعلق نار کو ٹھیک بورڈ سے نہیں بلکہ منشیات، چرس، افیون گلخانہ خوازیرہ پر بھی کنٹرول آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ اپنی یہ ذمہ داری قبول کریں۔ اس میں کافی لوگ متین ہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ جناب اسپیکر صاحب، جواب بہم ہے۔ جس طرح آزادی مجرمنے فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں صوبائی حکومت کی لا انفورمنگ پیغامی ہے یہ ملکہ ایکسائیز اینڈ ٹیکسشن ہے اس کے علاوہ قومی یوول پر حکومت پاکستان کے زیر تنخواں ملکہ ہے۔ تاہم آپ اس سے انکا نہیں کر سکتے کہ یہ آپ کی ذمہ داری نہیں جناب والا! یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

وزیر قانون و پارلیجمنی امور۔ جناب والا! ہم نے اس سے انکار نہیں کیا، جیسا کہ ہم نے ذکر کیا انیں سوبیاسی اور انیں سوچیاسی میں سروے ہوا تھا لیکن بعد میں کوئی سروے نہیں ہوا تاہم انیں سوچیاسی کی جو فگر ہیں۔ اس کے مطابق بلوچستان میں چودہ ہزار اشخاص اسیں مبتلا تھے۔ تاہم میں سمجھتا ہوں اس وقت ایک نئے سرفے کی فرمت ہے تاکہ حکومت کے اعداد و شمار اور حقائق آجائیں۔

مسٹر عبد الجمید خان اچھرزاں۔ جناب اسپیکر۔ میرا چھوٹا سا ضمنی سوال یہ ہے کہ چرس افیون اور گانجہ وغیرہ یہ ساری باتیں ہو سہی ہیں۔ اس کو بھی آپ نوٹ کریں اور اس کے اعداد و شمار آپ کو اکٹھا کرنا چاہیس کر دی کیا ہیں۔

میری دوسری بات یہ ہے کہ کیا ان منشیات میں الکولکس شامل ہیں کیا الکولکس کے استعمال کرنے والوں کا علاج و معالجہ بھی ہو گا۔

وزیرِ فتاویٰ و پارلیمنٹی امور۔ پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کو یہ بات پہنچادی جاتے گی کہ الکولکس کا بھی علاج کیا جاتے۔

سردار محمد خان باروزی۔ جناب اسپیکر۔ اب جبکہ ہم اسمبلی کا روانی کی ایک مرد سے دوسری کی طرف جار ہے ہیں۔ میں روں ۲۰۱ کے تحت ایک ذاتی نقطہ صراحت یعنی پوائنٹ آف پرنسنل ایکچلینیشن پیش کر دوں۔ مجھے آپ کی اجازت چاہتے ہیں۔ یہ اختیار آپ کو حاصل ہے۔ کہ آپ میری ذاتی صراحت کی بات منظور کرتے ہیں، یا نہیں اور اس کے لئے ٹائم ٹیکسٹ بھی آپ ہی طے کریں گے

جب بھی آپ اس کی اجازت دیں گے۔ میں اپنا نقطہ ذاتی صراحت یا پاؤٹ آف پرسنل ایکسلینشن اٹھاؤں گا۔

جناب اسپیکر۔ درخواستوں کے بعد۔

سردار محمد خان باروزی۔ جناب اسپیکر۔ شکریہ۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے

جناب انور حیدر خان (سیکرٹری اسمبلی)

مولوی غلام مصطفیٰ صاحب وزیر تعلیم نے ذاتی مصروفیت کی بناد پر آج مورخہ، رزوری اور فرودی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
 (رخصت منظور کی لمحیٰ)

سیکرٹری اسٹبلی۔ سردار محمد صالح بھوتانی نے بھی صرفیت کی بناد پر
 آج کے اور کل کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
 (رخصت منظور کی لمحیٰ)

سیکرٹری اسٹبلی۔ مولوی عبدالسلام صاحب، وزیر پبلک
 ہیئت انجینئرنگ سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں لہذا انہوں نے آج کے اجلاس
 سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
 (رخصت منظور کی لمحیٰ)

جناب اپسیکر۔ سردار باروزی صاحب فرمائیں۔

سردار محمد خان باروزی۔ جناب اپسیکر۔ جیسا میں نے عرض کیا تھا۔ میں نقطہ مراجحت پر ہوں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ چار تاریخ ^{لہیاں} میں نے ایک تحریک التواہ پیش کی تھی جس میں آپ سے میں نے درخواست کی تھی کہ ایوان کی کارروائی روک کر سیوی میدہ میں لگائے جائے والے ملوثیوں پر بحکمی یا رجسٹریشن فیں لگانے کے بارے میں بحث کی جائے۔ جسے آپ نے مسترد کرنا پسند کیا۔ جناب والا آنچ جبکہ وہ بات نہیں ہے میں گذرے ہوئے واقعہ یا آپ کی رولنگ پر اعتراف کروں گا۔ میں بصدق احترام یہ عرض کروں گا کہ میں آپ کی رولنگ کو بعد احترام قبول کرتا ہوں لیکن چون کہ اب درمیان میں میری اپنی ذات آگئی ہے اس لئے میرے لئے کو کہنا ضروری ہو گیا ہے۔

جناب اپسیکر۔ ایسا محسوس ہوتا ہے اور میرے علم میں آیا ہے کہ اس ممتاز ہاؤس میں پیش کی جانے والی اپنی تحریک التواہ کے بارے میں سمجھیہ نہیں تھا۔ جیسا کہ میرے مقاصد تھے اس کے ضمن میں عرض کروں گا کہ میرے

اپنے ذاتی مقاصد Ulterior Motives میں نہیں تھے میں نے اسے

ایک ضروری اور اہم مسئلہ سمجھو کر دیا اندیاری کے ساتھ تحریک التواہ کی صورت میں اس معزز ایوان میں پیش کر دی۔ لیکن شوہی قسمت سے یہ منظور نہ ہو سکی۔

جناب والا! اگر میں ذاتی طور پر فرض کر لوں تو میں اس سلسلے میں صرف یہ عرض کروں گا یہ میرا ذاتی دعویٰ نہیں تھا اور اس کے المطہر میں Ulterior motives نہیں تھے۔ یہ واقعی اہم مسئلہ تھا اور اس کے پورٹ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میر سے کوئی Ulterior Motives نہیں تھے۔

جناب اپسیکر! ڈسٹرکٹ کونسل سبی کے چیزیں کا ایک بیان اخبار میں چھپا ہے اگر آپ پسند کریں تو میں مقتصرًا اسے ایوان کی اطلاع کے لئے دھرا دوں کہ انہوں نے بھی اس ملیکس کو غیر قانونی اور غیر اسلامی کہا ہے۔ نمبر دو۔ آج کے مشرق میں دوبارہ سبی ڈسٹرکٹ کونسل کے چیزیں جناب مہر اللہ شکوری صاحب کی طرف یہ بیان چھپا ہے۔ جو میں سمجھتا ہوں ہر معزز میر کے مطالعہ میں آتے گا۔ اگر آپ کی اجازت ہوگی تو میں دھرا دوں گا بہر حال اسیں وزیر اعلیٰ بلوچستان سے اپیل کی گئی تھی اس ملیکس کو غیر قانونی غیر اخلاقی کہا گیا ہے چونکہ وزیر اعلیٰ کے حکم سے یہ ملیکس والپس لے لیا گیا ہے۔ جس پسند میر مہر اللہ شکوری نے سبی کے عوام کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

جناب والا! میں اس کے متعلق کوئی انفارمیشن نہیں مانگتا ہوں۔ یہ میرا ایک ذاتی نقطہ صراحت تھا۔ میں نے قاعدے کے مطابق بات کی ہے۔ جس کی وجہ پر یہ قاعدہ وضوابط اجازت دیتے ہیں اس سے پہلے جو کچھ میں نے اپنی تحریک اتواء میں کیا تھا، میں اس کے متعلق سمجھیدہ تھا۔ غیر سمجھیدہ نہیں تھا۔ اور اس پر کس منظر میں میرے کوئی اور مقاصد بھی نہیں تھے۔

وزیر قالون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں یہ ایوان کی اطلاع کے لئے بتا دینا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کو ہدایت کی ہے کہ وہ یہ میکس عائد نہ کرے۔ یعنی وہاں کی انتظامیہ نے بھی یہ پورٹ دی تھی کہ وہاں کے عوام یہ نہیں چاہتے ہیں۔ جب سردار صاحب نے یہ معاملہ اسمبلی میں اٹھایا تھا تو یہ چیز نواب صاحب کے فوٹس میں لائی گئی اور اس کے ساتھ وہاں کی انتظامیہ نے یہ خواہش ظہر کی تو نواب صاحب نے میکس نافذ نہ کرنے کا حکم دیا۔ میں مبارک باد دیتا ہوں

سردار محمد خان باروزتی۔ جناب والا! اگرچہ میں نے تو انفارمیشن

نہیں مانگی تھی۔ سیکن یہاں پر صوبائی وزیر قانون کا یہ بتانا کہ یہ ملکیں والپس لے لیا گیا ہے گو ان کا یہ جواب قاعدے کے مطابق نہیں تھا۔ اب میرا یہ شکریہ ادا کرنا بھی قاعدے کے مطابق نہ ہو۔ بہر حال میں حکومت بلوچستان اور خاصکر وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اکبر خان بھی صاحب کاذبی طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے عوامی مطالبہ پر کان دھرا۔ اور احکامات صادر کئے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور۔ جناب والا یہ حکومت کی روایت رہی ہے جب بھی کوئی محی مٹے کی طرف نشاندھی کرے جو عوام کی بہتری کے لئے ہو تو اسے اس حکومت نے بڑی خندہ پیشانی سے بقول کیا ہے چاہے یہ نشاندھی جس جانب سے بھی ہو

نواب محمد اسلم رضا جسسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ اس حکومت کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ عوامی مٹے کو فقیت دیتی ہے۔ جب میں نے عوامی اہمیت کا مسئلہ اس ایوان میں اٹھایا جس کو انہوں نے حل کیا ہے۔ اور جب میں نے مستونگ سب ڈویژن کو ضلع بنانے کی قرارداد پیش کی آپ نے اس کو مسترد کر دیا۔ آپ اس سلسلہ کو نظر انداز نہ کریں۔ مستونگ کے عوام نے ہدیثہ پر مطالبہ کی ہے اور آپ نے اس کو مسترد کر دیا۔

میر طفرا اللہ خاں جمالی ۔ - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے اب میں اپنی تحریک استحقاق اردو میں پیش کرتا ہوں ۔

میں اس گذارش اور اطلاع کے ساتھ تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر تعلیم کے اس ایوان میں ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء کو دینے کے تحریری اور زبانی جوابات سے اس ایوان کا استحقاق بحروح ہوا ہے ۔

انہوں نے قاعدہ انصباط کارکو پس پشت ڈالتے ہوئے یہ تسلیم کیا ہے کہم یا (وہ) اور متعلقہ رکن رجہ وی ٹی کی آسامیوں کو ایک گھریلو معاملہ سمجھ کر اپس میں تقسیم کر لیں گے ۔

یہ حکومت کی پالیسی ان کے اپنے اس ضمن میں ایوان میں دینے کے تحریری اور زبانی بیان کے خلاف ہے ۔

گذارش ہے کہ تحریک منظور کی جائے اور اس پر بحث کی اجازت دیجائے ۔

جناب اسپیکر! ۔ تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ۔

میں اس گذارش اور اطلاع کے ساتھ تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر

تعلیم کے اس ابوان میں ۳۰ فروری ۱۹۹۰ء کو دیئے گئے تحریری اور زبانی جوابات سے اس ابوان کا استحقاق بمروح ہوا ہے ۔

انہوں نے قواعد و ضوابط کا رکھوپس پشت ڈالتے ہوئے پر تسلیم کیا ہے کہ ہم یا (وہ) اور مغلیر رکن (بے ولی) کی آسامیاں کو ایک گھریلو معاملہ سمجھ کر آپس میں تقسیم کر لیں گے ۔

یہ حکومت کی پالیسی اسکے لپنے اس فضن میں ابوان میں دیئے گئے تحریری اور زبانی بیان کے خلاف ہے ۔

گذاش ہے کہ تحریک منظور کی جائے اور اس پر بحث کی اجازت دی جائے

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور ۱۔ جناب والا میں اس تحریک

استحقاق کی مخالفت کرتے ہوئے پہ کہتا ہوں کہ تحریک میں جو مواد موجود ہے اسکے مطابق تو کسی قاعدے کے خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے مزید رکن صاحب نے یہ تو بالکل نہیں بتایا کہ انہوں نے کس قاعدے کے تحت اس کو استحقاق کا مسئلہ بنایا ہے ؟

میزیر طفر اللہ خان جمالی ۱۔ جناب والا بجهان تک قواعد و ضوابط کا تعلق

بے تو میں بسمجھتا ہوں کہ میں نے تحریک استحقاق کے مطابق پیش کی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب کو ۲ فروری کی کارروائی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جب انہوں نے خود اپنے وزیر تعلیم کی مخالفت کر رکھتے ہوئے انکو علطا ثابت کیا اور وزیر قانون کی حیثیت سے ہمیں ان کی رائے تسلیم کرنا پڑی اور آج پھر وہ اس بات سے بدل سہے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو انہوں نے اسی دن فرمایا تھا وہ صحیح نہیں تھا اور میں اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

مولوی عصمت اللہ - وزیر خزانہ

جناب والا! جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ معزز مبرہ صاحب تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتے تو وہ پہلے قاعدہ بتائیں جس کے تحت وہ تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتے ہیں ہیں۔ یہاں پر یہ تحریک استحقاق پیش کرنا اسکا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔ ان کو کہا گیا ہے کہ آپ پہلے قواعد اور دفاتر واضح کریں مگر وہ دوسری بحث کر رہے ہیں جو پہلے ہو چکی ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی ۱

جناب والا! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کو یہاں بحث کرتے کا شوق ہے۔ میں اس چیز پر ہی اُرہا تھا اگر مولانا صاحب بچے

اجارت دیتے تو میں اس چیز کو واضح کرنے والا تھا۔ یہ میرا اور پورے ایوان کا حق ہے اور میں پینتالیس ممبروں میں سے یاک ممبر ہوں اور کوئی ممبر صاحب یہ سمجھا ہے کہ میرا صرف استحقاق مجرد ہوا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ صرف میرا استحقاق مجرد ہے نہیں ہوا ہے میں نے واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجرد ہوا ہے۔ جس میں ہم تمام ممبران ہیں۔ میں صرف اتنی گزارش کر رہا تھا۔ کہ آپ اس دن کی کارروائی کو ذہن میں رکھیں۔ اور اس دن کی کارروائی کا ریکارڈ موجود ہے اگر کسی ممبر صاحب کو اس سے اختلاف ہو تو اس دن کارروائی ہوئی اس کی روایکاڈنگ آپکے پاس موجود ہے۔ اور ایوان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ریکاڈنگ سننے۔ پھر وہ جو دلائیں دینا چاہے۔ پھر بتائیجے۔ مجھے مولانا صاحب نے کس دفعہ کے تحت بات کر رہے ہیں۔ میں ان سے صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب ٹریئری بچوں کا اپنا فائدہ ہوتا ہے۔ تو وہ تمام دفعات کو دفع کر دیتے ہیں۔ جب ہماری باری آتی ہے تو وہ دفعات کا سہاڑا لیتے ہیں۔ جناب والا بھی اس ایوان کے تمام ممبران اور ٹریئری بچوں کے مbrane سے اور قائد ایوان سے بھی گزارش کروں گا جو کہ وہ چار تاریخ کو وہ یہاں موجود نہیں تھے۔ ان کے لئے یہ تو سنی سنائی بات ہوگی۔ اُنکے علاوہ جو بھی ٹریئری بچوں پر ممبر صاحبان ہیں وہ ابھی اس وقت اس ایوان میں اُنھوں کہ چار فروری کو ذریعہ تعلیم صاحب نے

یوان کا استحقاق بمحروم نہیں کیا ہے تو میں اپنی تحریک استحقاق والپس لے لیتا ہوں۔
جسمیں یہ جرأت ہے وہ اُنھوں کر کے یہ کہئے کہ یوان کا استحقاق بمحروم نہیں ہوا۔

وزیر مالیات ۔۔ جناب اسپیکر اس مسئلہ پر بحث ہوئی تھی۔ مختلف
سوالات کے جوابات متعلقہ وزیر صاحب نے دیے تھے اور اس تھیں دہانی کے باوجود کہ اس
کا ازالہ کیا جائے گا۔ اور پوسٹوں کی تقسیم پر مکمل بحث ہوئی تھی۔ اور اب یہ معلوم ہے
جو ہات کی بناء پر معزز رکن صاحب اس بحث کو دوبارہ دہرانا چاہتے ہیں۔ لہذا امیری
گزارش ہے کہ اسمبلی کی کارروائی قاعدہ فضایل کے تحت کی جائے اور آپ اس
سلسلے میں روکنگ دیمیں اور معزز رکن صاحب کو پہتمیں کہونے یہ قرارداد خلاف
فضایل پیش کیے ۔ اور آپ یہ تحریک استحقاق خلاف فضایل قرار دیں ۔

میر طفیل اللہ خان جمالی ۔۔ جناب اسپیکر امیری صرف آپ سے ایک گزارش
ہے کہ کس قاعدے کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ اس تحریک استحقاق کو خلاف فضایل قرار دیا جائے
کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وزیر خزانہ ڈپٹی اسپیکر ہیں یا اسپیکر ہیں جناب والا! وہ آپ
کو ڈائریکٹ کرتے ہیں اسمبلی فلوں پر کہ آپ اسے خلاف فضایل قرار دیں کیا یہ قاعدہ

قانون ہے۔ میں نے ان سے مختصر یہ عرض کیا ہے اگر اس ایوان کے کسی ممبر کا استحقاق بجرود نہیں ہوا ہے تو کوئی ممبر رُپورٹ کی پیغام سے یہ کہدیں میں نے کہا کام نہیں لیا صرف اتنا کہدیں کہ ہم فروری کی کارروائی کو مولانا مصطفیٰ صاحب نے وقفہ سوالوں کے جواب میں جواب دیا اور جو کارروائی ہوئی اسی سے اس ایوان کا استحقاق بجرود نہیں ہوتا تو میں اپنی تحریک استحقاق والی کیلئے لیتا ہوں۔ میر کسی سے کوئی چنگڑا افساد نہیں ہے۔ صرف اتنا کہ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور

یہ فروری کا ہے کہ میں اس دن کا وہ حصہ پڑھ کر سنادوں جس پر جمالی صاحب کو اعتراض ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے اس ایوان کا استحقاق بجرود ہوا ہے میں وزیر تعلیم کا وہ جواب جو انہوں نے نواب اسلم میسائی صاحب کو دیا پڑھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ جناب والا یہ ان کے سب ڈویژن کا سوال نہیں بلکہ یہ ضلع قلات کیلئے رکھا گیا ہے۔ ضلع قلات کے لئے ساتھ اسلامیاں رکھی گئی ہیں۔ سب ڈویژن کا فیصلہ کوئی نہیں تھا۔ جناب والا ویسے یہاں بھی لکھا ہوا ہے۔ یہ تقسیم ہمارے اور آپکے گھر کی بات ہے۔ اس کو انشاء اللہ کر لیں گے۔ یہاں میں مسئلہ اپنیکر یہ وضاحت کر دوں کہ عام

طور پر اس دن بھی زیادہ ترجیح تھی۔ اور منتخب نمائندوں کو یہ اعتراض تھا خصوصاً
محکمہ تعلیم یاد بھگر محکموں میں ان سے مشورہ نہیں کیا جاتا۔ یہاں ہمارے وزیر موصوف فرمایا
رہے تھے۔

میر طفر اللہ خان جمالی ۴۔

جناب اسپیکر! پوامت آف آرڈر!

جناب والا وزیر صاحب نے خود پہنچی سڑک سے اتر کر کی سڑک پر چلنے شروع
کر دیا ہے۔ جناب اسپیکر میں بیکھیت بمبار آپ سے استدعا کرنے والوں کے جو بھی اس
دن کی کارروائی کی روکاڈنگ ہوئی ہے۔ وہ اس ہاؤس میں سنائی جائے۔ کیونکہ یہ
لکھت پڑھت میں آتا ہے۔ کہیں زیرزبر پیش کافرقی ہوتا ہے۔ ابھی خود کہہ رہے
تھے تھا یا تھا مجھے اس کی بھی حیرانی ہے کہ وہ ذکر و مونٹ میں بھی فرق نہیں کرتے وہ
سمیع جواب اسلی میں بتا دیں میر کی آپ سے استدعا یہ ہے اور یہ میر تھا ہے بیکھیت
بمبار کا اس ہاؤس میں احمدون کی کارروائی کی روکاڈنگ سنائی جائے۔

جناب اسپیکر! ۵۔ میر کا رولنگ یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نواب محمد اسلم رئیسیانی ۱۔ جناب والا! اگر آپ ریکارڈ بگ نہیں سناتے تو اس کے لئے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔

جناب اپسیکر ۱۔ یہ تحریک استحقاق بھی تک ایڈ مٹ نہیں ہوئی ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسیانی ۲۔ جناب جس طرح وزیر تعلیم نے فرمایا یہ آسامیاں صلح قلات کی بھی تھیں میرے اس وقت وہ متعلقہ کاغذات تھے سائٹ سے زیادہ آسامیاں سب ڈویژن قلات پلیبی ۲۹ کی تھیں۔ پھر انہوں نے پہ کہا کہ یہ ہمارے اور آپ کے گھر کا معاملہ ہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر جہاں پر ٹیکر زکی بھرتی کی بات آتی ہے میرے پاس جو نوٹیفیکیشن نمبر ۲۷ جو میں نے ایوان کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ ۔ ۔ ۔

جناب اپسیکر ۳۔ یہ بات اس دن ہوئی تھی۔

نواب محمد اسلم رئیسیانی ۴۔ جناب والا! فاضل میرنے جو تحریک استحقاق پیش

لکھے ہے۔ اس سے ایوان کا استحقاق بحروف ہوا ہے۔ کیونکہ وہ متعلق نوٹیفیکشن پر طریقہ کرنا یا کہ میں سے پندرہ تک آسامیوں کے لئے ایک بھی ہے سنیرڈا ہر یک ڈن اور دیگر ڈائیکٹر اس بھی کے مجرم اور چیرین ہوتے ہیں یہ تو وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ وزیر صاحب بھرتے کر سکتے ہیں۔ جو میں نے اس نوٹیفیکشن کو اس ایوان کے سامنے پیش کیا تو ان کلمات کی وجہ سے کیا اس ایوان کا استحقاق بحروف نہیں ہوتا۔ جناب والا! آپ اس کو منظور کر کے اس پر بحث کی اجازت دیں۔

جناب اپیکر ۱۔ اس تحریک استحقاق پر مریمی رو لنگ یہ ہے کہ۔

جناب میر طفر اللہ خان جمالی نے اپنی تحریک استحقاق میں کہا ہے کہ مرفود ری کو وزیر تعلیم نے جو تحریر کی اور زبانی جوابات دیئے ہیں ان سے اس معزز ایوان کا وقار بحروف ہوا ہے۔ مگر تھے مزید فرمایا کہ معزز وزیر تعلیم نے پر جواب دیکھا سہیلی کے مقابلہ کارکی خلاف وزدی کی ہے کہ وہ اور متعلقہ رکن سہیلی چھے ولی۔ میہر سے سیشن آپسیں تقسیم کر لیں گے کیونکہ پہاڑا گھر یو معاملہ ہے۔

میں نے صفحہ ۲۔ فروری ۱۹۹۰ء کے وقفہ سوالات کے دوران متعلقہ کارروائی کا مطالعہ کیا ہے جسے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں آتی جس سے اس معزز ایوان کا

وقار بمردح ہوتا ہو۔ بات صرف آئندی سی ہے بلکہ وزیر تعلیم اور متعلقوں رکن اسمبلی نواب اسلام
ریسٹانی صاحب کا تعلق اپکی فلسفے سے ہے یعنی فلسفے قلات ہے جسیں سب ڈویژن
قلات اور ڈویژن مستونگ واقع ہیں۔ وزیر تعلیم کی مشائیہ تھی کہ چونکہ سپشن اپکی ہی
فلسفے کے لئے ہیں لہذا واد اور نواب ریسٹانی صاحب آپس میں مشورہ کر کے ان سیٹوں کی
تقریب کر لیں گے اس میں ایوان کا استحقاق کس طرح بمردح ہوا ہے کیا اس معززاً ایوان
کی کارروائی میں کوئی رکاوٹ ڈالی گئی۔ میر کی رائے میں اس معززاً ایوان کی کارروائی میں کوئی
رخصت اندازی نہیں کی گئی لہذا۔ اس امر واقعہ کے پیش نظر یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں
یہ اسمبلی مداخلت کرے۔

برین بناء میں اس تحریک استحقاق کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعدو
الضباط کار برجیہ ۱۹۷۴ء کے قواعدہ نمبر ۵ را ایسا کے تحت خلاف خالطہ قرار دیتا
ہوں۔

جناب اپیکر!۔ نواب محمد اسلام ریسٹانی صاحب اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کریں۔

نواب محمد اسلام ریسٹانی!۔ جناب اپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ تحریک

پیش کرتا ہوں کہ ۔

” میں آنہنا ب کی توجہ صوبائی حکومت کے اس وعدہ اور مہربانی کی جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں جس کے ذریعہ ہمیں ترقیاتی سکیمات دی گئیں تھیں لیکن صوبائی حکومت کے عدم توجہ ہی کی وجہ سے ان اسکیمات پر کام شروع کرنے میں تأخیر بھی ہو رہی ہے اور جہاں کام شروع ہے دیدہ دانستہ وہ تسلی بخش نہیں ہے ۔ اور میں یہ سمجھنے میں حق پہنچا ب ہوں کہ یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ میرا تعلق جزب اختلاف سے ہے اس کارروائی کی وجہ سے میرا استحقاق مجبور ہوا ہے اس لئے ابوالان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے ۔ کیونکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں اور ان کو حساب دہ ہیں ۔ ”

خاب آپسیکر ۱۔ تحریک استحقاق بوجیش کی گئی یہ ہے کہ ۱۔

” میں آنہنا ب کی توجہ صوبائی حکومت کے اس وعدہ اور مہربانی کی جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں جس کے ذریعہ ہمیں ترقیاتی سکیمات دی گئیں تھیں لیکن صوبائی حکومت کے عدم توجہ ہی کی وجہ سے ان اسکیمات پر کام شروع کرنے میں تأخیر بھی ہو رہا ہے اور جہاں کام شروع ہے دیدہ دانستہ وہ تسلی بخش نہیں ہے ۔ اور میں یہ سمجھنے میں حق

بجانب ہوں کہ یہ اسلئے ہو رہا ہے کہ میرا تعلق حزب اختلاف سے ہے۔ اس کا رد والی کی وجہ سے پر استحقاقی محروم ہوا ہے۔ اس لئے ایوان کی کارروائی روک کر انہیں جلسہ پر بحث کی جائے۔ کیونکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں اور ان کو جواب دھیں۔

مسٹر سید احمد ہاشمی : - (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر صاحب۔ میری گزارش پر ہے کہ قاعدے کے مطابق یعنی روپ نمبر ۵ (۲) کے تحت یہ واقعہ نہیں ہے بلکہ معزز رکن نے فوری ترقیاتی پروگرام کے بارے میں جو مختلف اسکیموں کی نشان دہی کی ہے انہوں نے فرمایا تھا اس کا تسلسل جنوری تک جاری رہا مگر تحریک استحقاق میں کسی *specific matter* اسپیسیفک میٹر کے بارے میں کوئی ثبوت منسلک نہیں کیا اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ مغروضہ پر مبنی ہے۔

نواب محمد سالم خان رمیسانی : - جناب اسپیکر شکریہ۔ وزیر قانون اتحادیہ میری تحریک استحقاق کی مخالفت کرتے رہتے ہیں انہوں نے کہا ہے کوئی ایک واقعہ نہیں ہے۔ کئی واقعات ہیں۔ جناب والا اسی تے پی اپنڈ ڈی کو اپنی اسکیموں کی نشاندہی کی

میں نے دو اسکیمز دیں اس سے پہلے سماٹھ لاؤ کی اسکیمیں دیں ان پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا۔ جس طرح انہوں نے کہا سوشیلو اکنامک ڈیلپینٹ پروگرام

Socio-Economic Development programme جسے میں ہمیشہ سست رفتار ترقیاتی پروگرام کہتا ہوں۔ اور یہ صحیح بھی نہیں ہے۔ جس کامیں نے ذکر کیا ہے۔ میری سماٹھ لاؤ کی اسکیموں پر کام شروع نہیں ہوا۔ ڈنگرڈ و اٹر پلائی اسکیم کیلئے میں نے اسکیم دی یہیگن جب رگڑ آ جاتی ہیں تو وہ موبائل حکومت کے جو ممبرز ہیں ان کو دے دی جاتی ہیں۔ ٹشلائڈ ننگرا اسکیم کی روگ تیرے دن اٹھا کر پی بی اٹھائیں کے حلقة میں پہنچا دی گئیں ہیں پر انی رگڑ دیئے جار ہے ہیں۔ ڈنگرڈ کی حالت تسلی بخت نہیں ہے۔ جناب والا آن گونگ اسکیمز پر کام نہیں ہو رہا۔ اس طرح میرا استحقاقی مجموع ہوتا ہے میرے حلقو میں کام نہیں ہو رہا لوگ اور میرے ساتھی اکر مجھے گیریان سے پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے کیا ہم کرتے ہیں۔ میں نے کہا بھائی میں نے اسکیمز دی ہوئی ہیں لیکن وہ نہیں کرتے اس لئے کہ میں حزب اختلاف میں ہوں۔ جواباً وہ کہتے ہیں ہم نے اس لئے تو آپ کو دوٹ نہیں دیا تھا پھا ہے آپ حزب اختلاف میں ہوں یا حزب اقتدار میں ہمیں تو ترقی پا ہے کام چاہیے آپ نے وزیر تعلیم کے کلمات بھی سننے انہوں نے سماٹھ ستر اسکیمیں اپنے طفے کے لئے دی اس طرح میرا استحقاقی مجموع ہوا ہے آپ مہربانی

فرما کر میر کی اس تحریک استحقاق کو منظور کریں کیونکہ میرے حلقہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

جناب اپنے کمرہ ۔۔۔ ایوب صاحب حزب اقتدار میں بیٹھے ہوئے ہیں انکو بھی ہی شکایت ہے۔ جبکہ آپ حزب اختلاف میں ہیں آپکو بھی بھی شکایت ہے۔

نواب محمد اکبر خان بھگٹی (قائد الیوان)

جناب اپنے کمرہ صاحب اقتدار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور میر صاحب جان کو بھی شکایت ہے اس کی وجہ پر نہیں ہے کہ ہے گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہے کہ کسی آئینہ میر کے حلقہ میں کام نہیں ہو رہا یا استرقا می کے سے ہوا ہے لیکن یہ انسانی لغزشیں ہیں۔ ایک ممبر کی کوشش ہوتی ہے کہ میرے حلقہ میں کام جلدی ہو پاؤ وہ Manipulate مینپولیٹ کرے اور کام رک جائے۔ یہ نہیں ہوتا۔ مثلاً اب یہاں رگز کی بات ہوئی۔ دراصل رگز محدود تعداد میں ہوتی ہیں اور ہمارے ٹوٹی رگز جو ہیں وہ بھی صحیح نہیں ہیں ڈویژن پاؤ شرکٹ لپول پر یہ صحیح تقسیم نہیں کی جا رہا ہیں مگر ان ڈویژن ہمارا بہت بڑا علاقہ ہے اور ناکارہ بھی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں اور جگہوں پر زیادہ کام ہو رہا ہے تو اس بارے میں بہت خشکھتیں ہیں میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کی کوئی پالیسی یا ہدایت ایسی نہیں کہ انکے حلقہ میں یا کسی اپوزیشن

مہر کے علقہ میں کام روکھا جائے اور مداخلت کی جائے پاست رفتاری سے
کی جائے۔ جیسا کہ میں تے عرض کیا اس کی وجہ چند منٹ پہلے کسی دوسرے معاملہ پر
جملی صاحب نے بات کی جالانکہ میں موجود نہیں تھا میں نے ریکارڈ دیکھا۔ اس کی
وجہنا تجربہ کاری انسانی لغزشیں ہیں۔ اس ہاؤس میں لیسے شاید دوچار

Seasoned parliamentarians سینئنڈ پارلیمنٹریکن ہیں جواب بھی اس ایوان میں
موجود ہیں اور باقی بشویل میرے اکثریت پہنچ کیا رسمیلی میں آئے ہیں اور ناتجربہ کاری
کاشکار ہیں لیکن کبھی کبھی نادانستہ غلط فہیمال ہو سکتی ہیں لیکن عمدًا ایسا نہیں یا سچے
سمجھے ارادہ کے تحت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں اس بارے میں آزادیل مہر کو یہ معاملہ اتنا
سیریس نہیں لینا چاہیے۔ اس پر پیچہ کر گفتگو ہو سکتی ہے لہذا میں آپ کو یقین دہانی
کرنا چاہتا ہوں۔

نواب محمد اسلام ریسیانی ۔ । - جناب اسپیکر! میں قائد ایوان کے ان کلمات
کا یہ تاثیر لیتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اشوفس دیتے ہے کہ میرے ملاقوں میں کام ہو گا
اور مجھے غریب کو رکزدیں گے اور میرے علاقہ میں کام شروع ہو جائے گا۔ لہذا

میں اپنی تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتا۔

جناب اسپیکر! - میرزہ رکن نے اپنی تحریک استحقاق پر زور نہیں دیا۔

تحریک التوا

جناب اسپیکر! - اب نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب اپنی تحریک التوا ایوان پیش کریں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی! - جناب اسپیکر! میں اپنی اور میرظفراللہ خان جمال صاحب کی طرف سے یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ۔
 «حالیہ وقوع پذیر ہونے والے واقعہ جس کا تعلق امن و امان سے ہے جس کی
 خبر آج کے اخبار میں ہے۔ ذراً صاحبان جب دورول پر سرکاری خرچ پر
 اپنے حلقوں میں جاتے اور ساخن سرکاری اسکواڈ بھی لے جاتے ہیں وہ راستے
 میں روڈ پر چلتے ہوئے پیشہ ٹریفک کو پریشان کرتے ہیں اور عام ٹریفک

کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ اس حالیہ واقعہ میں جو کل ہو لے ہے ایک ذریعہ صاحب ہو دورے پر گئے تھے ان کے اس کو ڈنے جوان کی ڈیلوٹی پر تھی عوام سے ناروا سلوک کیا ہے۔ وہاں دنگا فساد بھی ہوا ہے جس میں ایک اخبار کے مطابق ایک شہر کی زخمی بھی ہوا ہے۔

یہ روز مرہ کا امن و امان کا مسئلہ ہے جس میں وزراء صاحبان بعدہ اپنے عملہ کے پیلک سے ناروا سلوک رکھتے ہیں اس کا نوشی لیا جائے اور اسکا تباہ کیا جائے۔ ہم تو قع رکھتے ہیں کہ صوبائی حکومت جو کہ جمہوریت اور مساوات کی دعوییدار ہے عام شہر کی تو سفط دیگی سے میر کی گذراش ہے کہ میری پر تحریک التوا بحث کے لئے منتظر کی جائے۔

جناب اسٹریکر ۹۔ تحریک التوا جو پیش کی گئی ہے ہے کہ۔

”حالیہ و قوع پذیر ہونے والے واقعہ جس کا تعلق امن و امان سے ہے جسکی خبر آج کے اخبار میں ہے۔ وزراء صاحبان جب دوروں پر سرکاری خرچ پر اپنے حلقوں میں جاتے ہیں اور سانحہ سرکاری اسکو ڈبھائے جاتے ہیں وہ راست میں روڈ پر چلتے ہوئے پیشتر ٹریفک کو پریشان کرتے ہیں اور عام ٹریفک یکلئے

ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے اس حالیہ واقعہ میں جو کل ہوا ہے ایک ذریعہ
جو دورے پر گئے تھے نکے اسکو اٹھنے جو انہی ڈیلوٹی پر تھا عوام سے ناروا
سلوک کیا ہے۔ وہاں دنکافزاد بھی ہوا ہے۔ جس میں ایک اخبار کے مطابق
ایک شہری زخمی بھی ہوا ہے۔

یہ روزمرہ کا امن و امان کا مسئلہ ہے جس میں وزرا صاحب جان بمعلپے
عملہ کے پبلک سے ناروا سلوک رکھتے ہیں اسکا نوٹس لیا جائے اور اسکا
تدارک کیا جائے۔ ہم تو قع رکھتے ہیں کہ صوبائی حکومت جو کہ جمہوریت اور
مساویت کی دعویدار ہے عام شہری کو تحفظ دیگی سے میری گزارش ہے کہ میری یہ تحریک
التواریث کے لئے منکور کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور ۱۔ جناب والا! میں اس تحریک التوا
کی اس بنا پر مخالفت کرتا ہوں کہ انہوں نے اس تحریک التواریث میں خود لمحہ ہے
کہ روزمرہ کا امن و امان کا مسئلہ ہے۔ تو ایسے واقعات ہوتے۔ ہتھے ہیں۔
اور حکومت نے اس واقعہ کا بھی نوٹس لیا ہے۔ اور وزیر اعلیٰ بلوچستان نے
اس واقعہ کی رپورٹ مانگی ہے۔ جب یہ رپورٹ سامنے آئے گی قانون کے

مطابق اس پر کارروائی ہوگی میں نہیں سمجھتا کہ یہ اپس اعمالہ ہے کہ تم فوری طور پر
کلی کی معمول کی کارروائی روک کر بحث شروع کر دی۔ تو میری معزز رکن سے درخواست
ہوگی کہ وہ اس تحریک کو واپس لے لے۔ اور اسے پیش نہ کیا جائے۔

جناب اپنیکر - نواب محمد اسلام ریسائی -

نواب محمد اسلام ریسائی ۔ جناب والا وزیر قانون جو یہاں ہر چیز کی مخالفت
ہی کرتے رہتے ہیں۔ میکن میری گذارش یہ ہے کہ مسئلہ واقعی فوری نوعیت کا
ہے۔ پرسوں ہی جب ہمارے ایک وزیر صاحب کوئٹہ کی طرف آرہے تھے تو
خان آف قلات کے نواسے آغالعل جان اپنی زینتوں سے واپس آرہے تھے۔ آغا
عل جان قلات شہر کی طرف جا رہے تھے۔ وزیر صاحب کی گاڑی کے آگے سکواد تھا۔
اور بہت سیڈیں جا رہا تھا۔ اور یہ گاڑیاں جب تیز رفتاری سے آرہی تھیں تو وہ پاس
کرتے ہوئے ٹرک کے کنارے کھڑے ہیں پھنس گئیں۔ اور جب آغالعل جان وزیر
صاحب کوبات کرنے کے لئے اپر و تھج کیا کہ وہ ان سے بات کریں۔ تو مولوی صاحب بہت
غصہ میں تھے اور ان کے پر سنل بادی گارڈز جو سادہ کپڑوں میں مبسوں تھے اس نے

آغازِ عملِ جان کے سر پر بٹ ماری اور ان کو گرا دیا۔ اور ان کے ساتھ جو دیگر سکواڑ تھے۔ انہوں نے بھی آغازِ عملِ جان کو مارا پیٹا اور ان کے سر پر شدید زخم لائے اور ان کے سر پر تین ٹانکے لگے جب وہاں کے گرد و نواحی کے لوگوں نے سنایا ہمارے خان کے نواسے کو انہوں نے مارا ہے تو وہاں پر بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہاں کا فساد ہوا اس کی مزید کہانی تو مولانا صاحب ہی بہتر بتا سکتے ہیں۔

جانب والا اداہ صحر یہ بات نہیں تھی کہ ممبر صوبائی اصلی ہیں یا ذیر صاحب ہیں اور وہ ہی صرف معزز ہو سکتے ہیں لیکن اس ایوان کے باہر بھی ایسے لوگ ہیں جو کہ معززین میں شمار ہوتے ہیں اور وہ پر صاحب کو خیال رکھنا چاہیے کہ جب وہ تیز کی سے ادھر سفر کرتے ہیں ان کو یہ احساس کرنا چاہیے کہ اس روڈ پر دوسرے معزز اشخاص بھی ہیں جو کہ سفر کرتے ہیں اور جس طرح سے ان کو آج مارا پیٹا ہے۔ تو وہ کل دوسروں کے ساتھ بھایہ کر سکتے ہیں۔ قائد ایوان اور سب لوگ یہ جانتے ہیں کہ ان کا تعلق نہایت معزز خاندان سے ہے۔ اور اس طرح سے کل میرے بھائی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ کل قائد ایوان کے پیشے کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ میر ظفر اللہ جمالی صاحب کے فرزند کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ بہت اہم ہے اس پر بحث کی جائے۔

جناب اپسیکر ۱۔

میر صابر علی بلوچ۔

میر صابر علی بلوچ ۱۔

جناب والا فریز قانون صاحب نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہلہ ہے کہ چونکہ یہ روزمرہ کا امن و امان کا مسئلہ ہے اور اس وجہ سے انہوں نے اس کی مخالفت کی ہے یا یہ کہ مسئلہ فوری نوعیت کا نہیں ہے ۔ جس سے لاپنڈا اور کامسلہ پیدا ہو ۔ جس سے کوئی پدا منی کا خدشہ ہو کیا صرف انہوں نے اس کی روزمرہ کے معاملے کی وجہ سے اس کی مخالفت کی ہے ۔ یا ۔

جناب اپسیکر ۲۔

صابر صاحب آپ شریف رحمیں ابھی یہ ایڈٹ نہیں ہوتی ہے ۔ بحث نہ کریں ۔

میر طفر اللہ جمالی ۱۔

جناب والا چند حقائق جو ہمارے پاس ہیں اور اس سے بشرطی میرے ساتھی میرے تفصیل سے بیان کئے ہیں میں ان کے متعلق تو ذکر نہیں کروں گا میں صرف فریز قانون صاحب کے ایک نکتہ پر عرض کروں گا انہوں نے اس پنار پر اس

اس تحریک التواہ کی مخالفت کی ہے کہ یہ روزمرہ کا امن و امان کا مسئلہ ہے جناب والا! یہ روزمرہ کا امن و امان کا مسئلہ جو ہم نے لھا ہے وہ ٹریفیک کے لئے ہے اور اگر یہ روزمرہ کا امن و امان کا مسئلہ ہوتا تو ہم یہ تحریک التواہی کیوں پیش کرنے کی فرودت ہی نہ آتی۔ روزمرہ کا جو مسئلہ ہے وہ ٹریفیک کا ہے وزیر قانون صاحب کو سمجھنا چاہیے اور یہ تحریک التواہ ایک خاص واقعہ کے لئے ہے مگر میں ان کو برداں اس یوان میں کہوں گا کہ جیسا کہ رحم صاحب نے اس کی تفصیل دی ہے اور اس کے تمام پہلوؤں کو ابھر کیا ہے جو ہونا چاہیے تھا۔ اس مضم میں وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی مشکور ہوں۔ کہ قائد یوان نے اس چیز کا بڑی سختی سے نوٹس لیا ہے۔ اور اس واقعہ کی انکوائری کا انہوں حکم دیا ہے جو عالق ہونے گے وہ ان کے سامنے آئیں گے ہم نے یہ کہا ہے کہ یہ امن و امان کا مسئلہ ہے چونکہ امن و امان کے معاملے کو وزیر اعلیٰ صاحب ای ملک دیل کرتے ہیں جب انہوں نے خود یہ تسلی دے دی ہے اور میں اس کو پڑھ چکا ہوں اور وزیر قانون نے بھی یہ کہا ہے کہ پورٹ آئے گی اور ہم اس پر کارروائی کریں گے۔ مگر میں صرف ایک گزارش یہ کرتا ہوں کہ آئینہ کے لئے جب بھی وزیر اعلیٰ صاحبان دور سے پہ جائیں ان کا حق بنتا ہے ان کی ڈیلوٹی ہے اور انکے فرائض میں شامل ہے کہ وہ دوروں پر ضرور جائیں۔ معززین کو آپ چھوڑ دیں۔ عام شہر کا

بھی اس کا خیال کرتیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ کو پتہ ہے کہ مغز کون ہے فریب کون ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان برابر ہے بھلے ہے وہ امیر ہو یا غریب ہو تو میں یہ قاعدہ اپنے سے بھی گزارش کروں گا اور وزیر پارلیمنٹی امور سے بھی گزارش کروں گا میں ان سے گوارنٹی اور تسلی چاہوں گا کہ آئینہ کے لئے ذرا اضا جبان یا کوئی ایسے دور و نکلیں تو انکو اپنے ذہن میں ایک چیز فور رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس صوبے کے عام شہری ہیں اور عام شہری کے مثابر ہیں۔ ان کا مرتبہ ^{ice statics} ۱۰۰ آفس سٹیشنز انکے ساتھ موجود ہے مگر دوسرے شہریوں کو حکارت کی نظر سے اپنے سے چھوٹا نہ سمجھیں میری صرف اتنی گواہش ہے میں ان الفاظ کے ساتھ اور وزیر قانون کی یقین دہانی کے بعد میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا ہوں۔

نواب محمد اسلم ریسیانی ۔ جناب ہم اس تحریک پر زور نہیں دیتے واپس لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک پر زور نہیں دیا گیا۔ واپس لے لی گئی۔

مولوی عصمت اللہ - روزی خزانہ جناب والا میں صرف عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن صاحب نے قرار داد کو غلط مرخ میں پیش کیا ہے۔ اور مولانا نور محمد صاحب ایک اہم بیان دینا چاہتے ہیں ان کا بیان سن لیں جس کا اس قرار داد سے کوئی تعلق نہیں۔ عوامی اہمیت کی بات ضرور ہے۔ اور وہ اس قرار داد سے ہٹ کرے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی ۱۔ جناب والا جب تحریک التو اُ و اپس ہو گئی ہے اور معاملہ فتم ہو گیا ہے اگر اب وہ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا بھی حق ہے ہم اس کا جواب دے سکیں۔

مولانا نور محمد ۲۔ جناب والا میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور بیان دینا چاہتا ہوں۔

میر جان محمد محب الی ۱۔ جناب والا وہ بیان تو پریس کی میٹنگ پلا کر دے سکتے ہیں۔

جناب اپنیکر ۱۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ معاملہ ختم ہو گیا ہے۔
پر اس کی میٹنگ بلاکر بیان دے سکتے ہیں تحریک التواہ پر بحث ختم ہو گئی ہے مولانا
نور محمد صاحب تشریف ارکھیں۔

وزیر خزانہ ۱۔ جناب والا! آپ کے اس روپے سے کسی کوشکا بیت ہو۔
دوسروی طرف سے محل بحث کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ حالانکہ وزیر صاحب کا بھی
حق بتتا ہے تحریک التواہ انجے متعلق ہے۔ وہ اس کی وضاحت کریں۔ اور اب
مولانا نور محمد صاحب ایک بیان دینا چاہتے ہیں جس کا اس تحریک سے کوئی تعلق نہیں
ہے وہ اس سے ہٹ کر کوئی اور ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی ۱۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! میں عرض کرنا
چاہتا ہوں اگرچہ ان کو بحث کرنے کا جواب دینے کا حق دیا جاتا ہے، ہم نے تحریک
التواہ کی وضاحت کی۔ اس کے بعد تسلی دے دی گئی۔ اور تحریک التواہ والپس ہو گئی۔
وزیر اصحاب اہم رے بزرگ ہیں اگر وہ کوئی بیان وغیرہ دینا چاہتے ہیں تو باہر پیسیں

کو بلا میں اپنا بیان دیجیں یہ سبیلی ہے پریس فورم نہیں اسکا ایک الگ ڈیجوریم ہے

جناب اپنیکر ۱۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں یہ بیان بعد میں بھی مسکتے ہیں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا اب جبکہ مولانا صاحب بار بار کھڑے ہو رہے ہیں ۔ اور سبیلی کی کارروائی ضالٹے کے مطابق نہیں ہو رہی ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سبیلی کو صحیح طریقے پر نہیں چلا یا جارہا ہے ۔ اس لئے می سے احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

دمنز رکن تھوڑی دیر کے لئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے اور بعد میں واپس تشریف لے آئے ۔

جناب اپنیکر ۱۔ جناب مولانا صاحب آپ بعد میں پریس سے خطاب کر سکتے ہیں ۔ اس وقت آپ تشریف رکھیں اب مرکاری کارروائی برائے قانون سازی کا وقفہ ہے ۔

میرظفراللہ خان جمالی ۱۔ - جناب والا امیری آپ سے بڑی مودباد نہ گذارش
ہے کہ اس سے پہلے کہ آپ آہل کی فرید کارروائی شروع کریں مجھے آپ کا حکم نامہ
اچھی طرح ہے ۔

جناب اپسیکر ۱۔ - ظفراللہ جمالی صاحب اس سلسلہ میں آپ مجھے میرے
چمجزہ میں مل لیں ۔

میرظفراللہ خان جمالی ۱۔ - جناب والا اگر آپ یہ لکھ دیتے با فرمادیتے
تو الگ بات تھی اب تحریک کو کیل ٹھاکر کرو یہ ۔ میرزا اور آپ کا رابطہ ہوتا جو
نواب ریسانی اور غلام مصطفیٰ کا تھا ۔ پھر جب کسی کا استحقاق بمدح ہوتا تو میں یہ
گذارش کروں گا کہ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب اپسیکر ۱۔ - آپ مجھے میرے چمجزہ میں ملیں ۔

میر طفر اللہ خان جمالی - جناب والا بٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات تسلیم کرتا ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔ سرکاری کامروvalی برائے قانون سازی ہو گی وزیر قانون مسوہ قانون نہ لئے کی بابت اپنی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور ۔ جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے مشاہرات اور مواجهات اور استحقاقات کا تمییزی مسودہ ۱۹۹۰ کے بارے میں مجلس قائدہ نے جو پورٹ دی ہے اسے فی الفور وزیر غور لایا جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے مشاہرات اور مواجهات اور استحقاقات کا تمییزی مسوہ قانون ۱۹۹۰ کو فی الفور وزیر غور لایا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)
۹

جناب اسپیکر ۱۔ اب وزیر متعلقہ اس بل پر کچھ کہنا پا ہیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۱۔ جناب اسپیکر، معززیوں اکے خواہش کے مطابق متعلقہ مجلس قائمہ کے غور و خوض کیا اس کی مختلف دفعات کو دیکھا اور مجلس قائمہ کے پیشہ میں اس پر اپنے اپنے پورٹ اپوان میں پیش کی میری گذارش ہے کہ اس بل کو انہوں نے دیکھ لیا ہے اور اس میں ناکہیں ضرورت تھیں صوبوں کے ساتھ مطابقت کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ اس میں جو بھی یا کلاؤٹ تھی اسے دور کیا جا چکا ہے۔ لہذا اپوان سے میری گذارش ہو گی کہ وہ متفق طور پر اس بل کو منظور کریں۔

جناب اسپیکر ۱۔ کوئی مبرولنا چاہیں گے؟
سوال ہے کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۱۔ اب اس بل کو کلائز وار لیا جائے گا۔

وزیر قانون ۱۔ جناب والا میں تحریک پیش کرنا ہوں کہ کلائز دو کو قانون ہذا کا

جزء قرار دیا جائے۔

کلائز نمبر ۲

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

کہ کلائز نمبر ۳ کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

د تحریک منظور کی گئی ।

جناب اسپیکر ۱۔ وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون ۱۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

کلائز نمبر ۳ کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک یہ ہے کہ۔

کلائز نمبر ۳ کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر! - وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون! - جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
کلاز ۲ کو قانونہدا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر! - وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون! - جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
کلاز ۵ کو قانونہدا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔
کلاز ۵ کو قانونہدا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۱۔ وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون ۱۔

جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

مکالزہ کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

مکالزہ کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۱۔ وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون ۱۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

تہیید کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔
 تمہید کو قانون هذا کا جزو و قرار دیا جائے۔
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۱۔ وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔
 کلاز نمبر ۱

وزیر قانون ۱۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرنا ہوں کہ۔
 کلاز ۱ سے کو قانون هذا کا جزو و قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔
 کلاز ۱ سے کو قانون هذا کا جزو و قرار دیا جائے۔
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۲۔ وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون :- میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزرائے کے مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی پہ ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزرائے کے مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو منظور کیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- تحریک منظور ہوئی اور مسودہ قانون منظور ہوا۔

مسٹر صابر علی بلوچ :- میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر :- تحریک منظور ہو چکی ہے اور مسودہ قانون منظور

ہو چکا ہے ۔

مسٹر صابر علی بلوچج ۹ ۔ جناب والا آپ اس پر گفتگی کرائیں ۔

جناب اسپیکر ۔ آپ ایکھے ہیں میں اس پر کیا گفتگی کراؤں؟

وزیر قانون ۱۰ ۔ جناب والا صابر بلوچ صاحب جاگے بھی ہیں تو اس وقت جب وقت گزر چکا ۔

جناب اسپیکر ۔ اب وزیر متعلقہ بلوچستان کے اسپیکر اور ڈپنی اسپیکر کے مشاہرات و مواجهات اور استحقاقات مسودہ قانون نمبر ۲ مصادرہ ۱۹۹۰ء کے باہم سے میں اپنی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون ۱۱ ۔ جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا کرتا ہوں کہ ۔

اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات اور مواجهات اور استحقاقات
کے بارے میں مجلس قائمہ نے جو رپورٹ پیش کی ہے اسے فی الفور زیر غور لایا جائے

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

بلوچستان کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات و مواجهات اور
استحقاقات مسودہ قانون نمبر ۶ مصدر ۱۹۹۰ء کے بارے میں مجلس قائمہ
نے جو رپورٹ دی ہے اسے فی الفور زیر غور لایا جانے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور ۱۔ جناب والا اس سلسلے میں

میری گزارش ہے کہ چونکہ مجلس قائمہ نے اس پر غور و خوض کر لیا ہے اور چیزیں
مجلس قائمہ نے اس پر اپنی رپورٹ بھی دے دی ہے۔ لہذا اس بیں کو اسی شکل میں
پیش کیا گیا ہے کہ اسے اسی شکل میں منتظر کیا جائے۔

مسٹر صابر علی بلوج ۱۔ مسٹر اسپیکر۔ میری گزارش ہے کہ اسٹینڈنگ

کمیٹی کو move مولکیا گیا ہے۔ اس میں کچھ تبدیلیاں لانی چاہیں۔ پاترائیم لائی جائیں۔ لیکن جس طرح سے اس بل کو move مولکیا گیا ہے اسٹینڈنگ کمیٹی نے کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی جوں کا توں ہے اور اس ایوان میں پیش گیا گیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے اور میں پہلے بھی یہ گزارش کر چکا ہوں کہ بلوچستان وزیرِ اعلیٰ اور صوبائی وزراء اور بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر مشاہرت اور مواجهات سے زیادہ اہم ان غریب لوگوں کی مراجعات اہم ہیں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کے بچنے پنجھے طبقہ کا عاز میں انہیں بھی وہ سہولتیں ملنی چاہیں جن کے وہ حق دار ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور ڈپانٹ آف آئرلند جناب والا امیر اس بل پر بحث کریں اس کی شکر پر بحث کریں۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی مراجعات پر بحث کریں اگر ان کے پاس بل کی کاپی نہیں ہے تو میں انہیں مہیا کر دیوں

میر صابر علی بلوچ ۱۔ جناب والا امیر کی کاپی میرے پاس موجود ہے یہ بل اسٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا گیا تھا وہاں سے جوں کا توں واپس آگیا ہے اس پر کسی قسم کی کوئی تراجم نہیں کی گئیں۔

میر طغز اللہ خان جمالی

جناب اسپیکر میں اپنے مزدود کن اسلی سے پر گزارش کروں گا۔ جب اسلی میں قواعد کے مطابق کوئی بل پیش کیا جاتا ہے تو حزب اقتدار کی طرف سے اس بل پر دو دل دیئے جاتے ہیں۔ اس حصے میں کوئی بھی ممبر اپنی طرف ہو چکا ہے مگر اس کا انتلاف کا طرف پنی ترمیم کے بارے میں تجاوز پیش کر سکتا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل دوست جو کہ کافی سیئر ہیں اگرچہ یہ بل جوں کا توں اسٹینڈنگ لمحیٰ سے والیں آیا ہے۔ میرے خیال میں اسٹینڈنگ لمحیٰ میں حزب اقتدار حزب انتلاف کے میران ہوئے ایک بات کی وضاحت اسیلوں میں مزدود کروں گا۔ کہ اگر تھی میر کو تو ترمیم پیش کرنے کی خواہش ہوتی تو مزدود پیش کرتا چونکہ کوئی ایسی بات نہیں تھی لہذا اسٹینڈنگ لمحیٰ نے اپنی پورٹ کے ساتھ اس بل کو اسلی میں والیں سمجھ دیا ہے۔ بل پیش کر دیا گیا ہے اگر اسیں ترمیم کی مزدودت محسوس کی جاتی تو ترمیم مزدود پیش کی جاتی میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت گزر چکا ہے اگر حکومت کوئی نیا بل لانا چاہتے ہیں تو وہ میرے خیال میں وہ درجہ ۲ - ۳ - ۴ لازمیں کی مراعات کیلئے ہیں میں قائد ایوان سے اس بات کی مچھوٹ لے رہا ہو اور یہ گزارش کروں گا کہ اس طرح وزیر اعلیٰ اور وزراء اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کیلئے بل پیش کئے گئے ہیں اسی طرح میر اسلی کیلئے بھی بل پیش کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور ۔ جناب اسپیکر سرا میں معزز رکن کاشکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری مدد فرمائیہ و صاحبت کی ۔

میر طف الرحمن خان جمالی ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) میں نے ان کی مدد نہیں فرمائی بلکہ میں نے تو سہیلی کے قواعد کی بات کی ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور ۔ جناب والا! انہوں نے سہیلی کے قواعد و فتووالط کے بارے میں جو بھی لیکچر دیئے اس سے میرا دل بڑھ جائے گا۔ میں معزز مہر سے ٹھیکنگ کروں گا کہ وہ الگ سیشن میں سہیلی کے معزز اراکین کیلئے ایسا بال سامنے لایں گے انشاء اللہ ٹریئر میں بچرہ کی جانب سے انکے سامنے پورا پورا تعاون کیا جائیگا

جناب اسپیکر ۔ اب مسودہ قانون ہذا کو کلاس وائز لیا جائیگا وزیر متعلقہ تحریکی پی کرید

کل از نمبر ۲

وزیر قانون و پارلیمنٹ ای امور ۱۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش

کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ -

کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۳۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ ای امور ۱۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں

کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ -

کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

ترجمہ منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۲ -

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور ۱۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش

کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(ترجمہ منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۵

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور ۱۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں

کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! - تحریک جو پیش کی گئی ہے ہمکہ۔
 کلائز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
 (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پالیجاتی امور! - جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ
 تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! - تحریک جو پیش کی گئی ہے ہے کہ۔
 تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔
 (تحریک منظور کی گئی)

کلائز نمبر

وزیر قانون و پالیجاتی امور! - جناب اسپیکر! میں تحریک پیش

کرتا ہوں کہ کلائز نمبر اکو مسودہ قانون ہذا کا بھروسہ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

کلائز نمبر اکو مسودہ قانون ہذا کا بھروسہ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۱۔ مسودہ قانون کلائز دائرہ منظور ہو گیا۔ اب وزیر قانون انہی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور ۱۔ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش

کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات، مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسوودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء (مسودہ قانون نمبر ۲۔ مصدرہ ۱۹۹۰ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر ۱۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔